سُورۃ النبأ

ربط | سورۃ النبأ میں "مرسلات" کی نسبت تخویفات بطور ترقی مذکور ہیں۔ مرسلات میں تو صرف یہ مذکور تھا کہ عذاب واقع ہوگا لیکن سورۂ نبأ میں الم نجعل الارض مھادا ـــــ تا ـــــ وجنّٰت الفافا میں انما توعدون لواقع (مرسلات) کی ایک شق یعنی انعامات کی تفصیل ذکر کی گئی ہے کہ دیکھو اللہ تعالٰے نے تمہیں دنیا میں یہ انعامات عطا فرمائے ہیں (دنیوی تکلیفوں اور مصیبتوں کا ذکر مقابلتہً چھوڑ دیا گیا ہے۔ یعنی دنیوی مصیبتوں کو دنیوی نعمتوں پر قیاس کرلو کہ مصیبتیں بھی اللہ ہی کی طرف سے آتی ہیں) تو جس طرح دنیا میں انعامات اور مصائب ہیں اسی طرح آخرت میں بھی کسی پر انعامات ہونگے اور کوئی عذاب ومصیبت میں مبتلا ہوگا۔
نیز "مرسلات" میں محض تخویفات تھیں اور اس میں توحید کا ذکر نہیں تھا، اب سورۂ نبأ میں توحید کا بیان بھی ہوگا۔ رب السمٰوٰت و الارض ـــــ تا ـــــ وقال صوابا (نبأ)

خلاصہ

عم یتسآءلون ـــــ تا ـــــ ثم کلا سیعلمون ہ زجر برائے منکرین قیامت۔ جس عظیم حادثہ (قیامت) میں ان کو شک ہے عنقریب ہی انہیں اس کا یقین ہوجائیگا۔ الم نجعل الارض مھٰدا ـــــ تا ـــــ وجنّٰت الفافا کیا ہم نے تمہیں یہ دنیوی نعمتیں عطا نہیں کیں، اسی طرح فرمانبردار بندوں کو آخرت میں نعمتیں عطا کریں گے۔ ان یوم الفصل کان میقاتا ـــــ ـــــ فذوقوا فلن نزیدکم الا عذابا ہ تخویف اخروی۔ قیامت قائم ہونے کے وقت سے دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کے احوال وحوادث اور اہوال وشدائد کا ذکر کیا گیا ہے۔
ان للمتقین مفازا ـــــ تا ـــــ جزآء من ربك عطاء حسابا ہ متقی اور فرمانبردار بندوں کے لئے بشارت اخرویہ۔
رب السمٰوٰت والارض ـــــ تا ـــــ وقال صوابا ہ مقصود اعلٰے یعنی مسئلہ توحید کا بیان بطور ترقی از سورۂ دہر۔ وہاں شرک سے اللہ تعالٰی کی تنزیہ وتقدیس کا حکم دیا گیا تھا یہاں معبودان باطل سے شفاعت قہریہ کی نفی کی گئی ہے۔ ذلك الیوم الحق تا آخر۔ تخویف اخروی۔ قیامت برحق ہے اس میں کوئی شک نہیں، اس لئے اس ہولناک دن کے لئے خوب تیاری کرلو ورنہ حسرت وندامت کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

۲ھ عَمَّ یتسآءلون۔ منکرین حشر ونشر پر زجر ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کو توحید کی دعوت دی اور ان کو بعث بعد الموت کا مسئلہ بتایا تو وہ قیامت کے بارے میں ایکدوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کیا کہتا ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جاؤگے۔ عن النبأ العظیم یہ یتسآءلون مقدر سے متعلق ہے ہاں وہ ایک عظیم خبر کے بارے میں سوال وجواب کر رہے ہیں یہ اسلوب استفہام نبأ عظیم (قیامت) کی مزید عظمت وفخامت کے اظہار کے لئے ہے یہ وہی عظیم حادثہ ہے جس کے بارے میں وہ آپس سے یا آپس میں اختلاف کر رہے ہیں۔ بعض تو اس کا صاف صاف انکار کرتے ہیں اور بعض شک میں پڑے ہیں۔ (مظہری)

۳ھ کلا۔ یہ اختلاف وتساؤل سے ردع ہے۔ یعنی ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے اور جس چیز یعنی (قیامت) میں ان کو شک ہے وہ عنقریب اس کو آنکھوں سے دیکھ کر اس کا یقین کرلیں گے ثم کلا سیعلمون ثم تکریر بیان کے لئے ہے بطور تشدید وتہویل ردع کو مکرر ذکر فرمایا کرر الردع للتشدید وثم یشعر بان الثانی ابلغ من الاول واشد (مدارک)

۴ھ الم نجعل الارض۔ دنیوی نعمتوں کا بیان ہے۔ دنیوی تکلیفوں کا ذکر مقابلتہً ترک کر دیا گیا ہے۔ مھاد فراش۔ بستر۔ اوتاد، وتد کی جمع ہے یعنی میخیں۔ جس طرح میخوں سے کسی چیز کو محکم کر دیا جاتا ہے اسی طرح پہاڑوں سے زمین کو بوجھل کرکے مستحکم کر دیا گیا ہے تاکہ وہ ہل جل کر باسیوں کے لئے تشویش اور ابتری کا باعث نہ بنے ازواجا یعنی نر ومادہ سباتا ترک اعمال سے راحت وآرام کا باعث لباسا۔ پردہ اور ستر۔ رات ان چیزوں کی پردہ پوشی کرتی ہے جن کو آدمی ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا۔ معاشا ظرف زمان۔ روزی کمانے کا

وقت۔ سبعا شداداً، شدیدۃ کی جمع مضبوط اور محکم۔ ساتوں آسمان نہایت مضبوط اور مستحکم ہیں نہ گر سکتے ہیں نہ ان میں ٹوٹ پھوٹ
کا اندیشہ ہے۔ الا اذا جاء وعد اللہ۔ سراجا وھاجا روشن اور جگمگاتا چراغ جس میں روشنی بھی ہے اور حرارت بھی۔ مراد سورج ہے۔
المعصرات۔ وہ بادل جو برسنے ہی والے ہوں۔ ثجاجا بکثرت بہنے والا۔ الفافا۔ گنجان۔ یہ استفہام انکاری ہے یہ اسلوب زیادہ موثر ہے کیونکہ
اس میں مخاطب کی طرف سے اقرار و اعتراف کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ جس طرح ہم نے تم کو دنیا میں یہ نعمتیں عطا کی ہیں اور مصائب بھی ہماری طرف سے
آتے ہیں اسی طرح آخرت میں بھی ہم مومنوں کو انعامات
دیں گے اور نافرمانوں کو عذاب کا مزہ چکھائیں گے
ان دنیوی انعامات کی فراوانی سے ہماری قدرت
کاملہ کا اندازہ لگا لو تو کیا دوبارہ زندہ کرنا ہمارے
لئے اس سے زیادہ مشکل ہے لما انکروا البعث
قیل لھم الم یخلق من اضیف الیہ البعث
ھذہ الخلائق العجیبۃ فلم تنکرون قدرتہ
علی البعث وما ھو الا اختراع کھذہ...
الاختراعات (مدارک)
۵ ان یوم الفصل۔ یہ تخویف اخروی ہے
فیصلے کا دن یعنی یوم قیامت ثواب وعذاب کے لئے
میعاد اور وقت معین ہے جس میں ہر انسان کے
انجام کا فیصلہ ہوگا ایک فریق جنت میں جائیگا جبکہ
دوسرا فریق دوزخ میں۔ یوم ینفخ یہ یوم
الفصل یا میقاتا سے بدل ہے (مظہری) یہ وہ
دن ہے جس میں صور پھونکا جائے گا۔ تو تم سب
لوگ قبروں سے اٹھ کر فوج در فوج میدان حشر
میں جمع ہو جاؤ گے۔ وفتحت السماء۔ اس دن آسمان
میں شگاف ڈالدیئے جائینگے اور اس میں دروازے
ہی دروازے نظر آئینگے۔ یہ دروازے فرشتوں کے
اترنے کے لئے ہوں گے (ابوابا) ای طرقا و
مسالک لنزول الملائکۃ (ابن کثیر ج ۴ ص ۴۶۳)
سیرت الجبال اور پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا کر ریزہ ریزہ
کرکے اڑا دیئے جائینگے اور ان کا کہیں وجود نظر
نہیں آئیگا۔ والمراد ھھنا صارت الجبال شیئا
لا حقیقۃ لھا لتفتت اجزائھا (مظہری ج ۱۰ ص
۱۷۴) ۶ ان جہنم۔ مرصاد تیار اور مستعد
(قرطبی، مظہری) جہنم کافروں کے لئے بالکل تیار اور
مستعد ہو گی۔ وہ تمام سرکشوں اور حدود اللہ سے

سُوْرَةُ النَّبَا مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ نبا ف مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی چالیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ① عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ② الَّذِيْ هُمْ
کیا ؎ بات پوچھتے ہیں لوگ آپس میں ف پوچھتے ہیں اس بڑی خبر سے جس میں وہ
فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ③ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ④ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ⑤
مختلف ہیں ف۱ ہرگز نہیں ؎ اب جان لیں گے پھر بھی ہرگز نہیں اب جان لینگے
اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ⑥ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ⑦ وَّ
کیا ؎ ہم نے نہیں بنایا زمین کو بچھونا اور پہاڑوں کو میخیں اور
خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ⑧ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ⑨ وَّ
تمکو بنایا ہم نے جوڑے جوڑے اور بنایا نیند کو تمہاری تکان دفع کرنے کیلئے اور
جَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ⑩ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ⑪ وَّ
بنایا رات کو اوڑھنا اور بنایا دن کمائی کرنے کو اور
بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ⑫ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ⑬
چنی ہم نے تم سے اوپر سات چنائی مضبوط اور بنایا ایک چراغ چمکتا ہوا
وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ⑭ لِّنُخْرِجَ بِهٖ
اور اتارا نچڑنے والی بدلیوں سے پانی کا ریلا ؎ تاکہ ہم نکالیں اس سے
حَبًّا وَّنَبَاتًا ⑮ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ⑯ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ
اناج اور سبزہ اور باغ پتوں میں لپٹے ہوئے ف۲ بے شک ؎ دن فیصلے کا ہے
كَانَ مِيْقَاتًا ⑰ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ
ایک وقت ٹھہرا ہوا جسدن پھونکی جاتے صور پھر تم چلے آؤ

حاشیہ: ۳ ربط ترغیب الی البعث — ۴ ذکر انعامات دنیویہ ۱۲ — ۵ تخویف اخروی ۱۲ — انجمع الانتفاع ۳۰

موضح قرآن ف جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے قیامت کا ذکر کرنے لگے مومنوں نے مانا کافر منکر ہوئے اور تعجب کیا ہنسنے لگے اور مشکل جانا کسی نے کہا بدن اٹھیگا کسی نے کہا روح پر خوشی اور غم گذریگا کوئی بولا سڑی ہڈی کیونکر پھر درست ہوگی کسی نے کہا یہ وعدہ کب ہوگا بعضے نے کہا کہ یہ ہونیوالی بات نہیں یہی دنیا کا جینا ہے بس۔ آخر سب کی بات کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر کام ہونیوالا ہے تو کیوں نہیں ہوتا اور نیکوں بدوں کے بدلہ دینے میں کیا توقف ہے ابھی ہو تو لوگ عبرت پاویں اسپر اللہ نے یہ سورت نازل کی یہ فائدہ تفسیر فتح العزیز سے لکھا ہے ف۲ یعنی گھنے باغ درختوں سے بھرے۔

فتح الرحمٰن ف۱ مراد بعث و قیامت است ۱۲۔

تجاوز کرنے والوں کا انجام اور ٹھکانہ ہوگا جس میں مدتہائے غیر متناہی ٹھہریں گے احقاب، حقب کی جمع ہے اور حقب کی تفسیر میں مختلف اقوال منقول ہیں۔ حاصل یہ کہ اس سے مراد خلود ہے کیونکہ جب بھی ایک حقب گذر جائے گا دوسرا شروع ہو جائیگا۔ قال الحسن........ اذا مضی حقب دخل حقب آخر ثم اخری الی الابد فلیس للاحقاب مدة الا الخلود (مظہری ج ۱۰ ص ۱۷۶) دھورا متتابعة ولیس فیہ ما یدل علی خروجھم منھا اذ لو صح ان الحقب ثمانون سنة او سبعون الف سنة فلیس فیہ ما یقتضی تناھی تلک الاحقاب لجواز ان یکون المراد احقابا مترادفة کلما مضی حقب تبعه آخر (بیضاوی) ف۷ لا یذوقون۔ وہ جہنم میں ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے نہ کسی مشروب کا وہاں ان کو کھولتے پانی اور دوزخیوں کے زخموں سے بہنے والی پیپ کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ یہ ایک ایسی جزا ہوگی جو ان کے عملوں کے عین مطابق ہوگی اور اس میں ان پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔ انھم کانوا یہ ماقبل کی علت ہے اگر یہ کلام قیامت کے دن کافروں کے جہنم میں داخل ہونے کے بعد کہنا مراد ہے تو اس سے پہلے یقال مقدر ہے ورنہ اس تقدیر کی ضرورت نہیں وہ قیامت کے دن کے محاسبہ کا اعتقاد نہیں رکھتے تھے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے وکل شئ احصینہ ہم نے ان کے تمام اعمال باطلہ اور اقوال زائغہ کو باقاعدہ لکھ کر محفوظ کر رکھا ہے اور کوئی چیز ہم سے پوشیدہ نہیں لہذا آج عذاب کا مزہ چکھو اور جب تک تم عذاب میں رہوگے عذاب میں کمی نہیں ہوگی بلکہ اس کی شدت میں اضافہ ہی ہوتا رہے گا فذوقوا سے پہلے یقال لھم محذوف ہے (جلالین) ف۸ ان للمتقین۔ یہ شرک وکفر اور معاصی سے بچنے والوں کے لئے بشارت اخرویہ ہے مومنوں کو آخرت میں ہر مقصد ومطلب میں کامیابی اور ہر مکروہ اور ہر تکلیف سے نجات نصیب ہوگی۔ حدائق یہ مفازا سے بدل الاشتمال ہے اور اس میں مومنوں کی فوز وفلاح کی قدرے تفصیل ہے ان کو وہاں ہر نوع کے باغات ملیں گے خصوصاً انگوروں کے۔ جنت میں ان کی مصاحبت ورفاقت کے لئے نوجوان عورتیں ہونگی جو ان کی ہمعمر ہوں گی اور وہاں ان کو انواع واقسام کے مشروبات کے چھلکتے ساغر پیش کئے جائیں گے۔ وہ جنت میں کوئی لغو، بیہودہ، اور جھوٹی بات نہیں سنیں گے اہل جنت ان خرافات سے پاک ہوں گے ان کی زبانوں سے کوئی اخلاق سے گری ہوئی بات نہیں نکلے گی۔ جزاء یہ فعل مقدر یجزون کا مفعول مطلق ہے۔ عطاءً، جزاءً سے بدل ہے حسابا کے معنی ہیں کافی ووافی (مظہری) یہ جزاء اور صلہ ان کو تیرے پروردگار کی طرف سے

أَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَسُيِّرَتِ
جتھے کے جتھے اور کھولا جائے آسمان تو ہو جائیں اسمیں دروازے اور چلائے جائینگے
الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾
پہاڑ تو ہو جائینگے چمکتا ریتا بیشک دوزخ ہے تاک میں
لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿٢٢﴾ لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَّا يَذُوقُونَ
شریروں کا ٹھکانہ رہا کریں اس میں قرنوں نہ چکھیں
فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَاءً
وہاں کچھ مزا ٹھنڈک کا اور نہ پینا ملے کچھ مگر گرم پانی اور بہتی پیپ بدلا ہے
وِفَاقًا ﴿٢٦﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَكَذَّبُوا
پورا ان کو توقع نہ تھی حساب کی اور جھٹلاتے
بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿٢٩﴾ فَذُوقُوا
تھے ہماری آیتوں کو مکرا کر اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے لکھ کر اب چکھو
فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾
کہ ہم نہ بڑھاتے جائیں گے تم پر مگر عذاب بیشک ڈر والوں کو انکی مراد ملنی ہے
حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَكَأْسًا
باغ ہیں اور انگور اور نوجوان عورتیں ایک عمر کی سب اور پیالے
دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿٣٥﴾ جَزَاءً
چھلکتے ہوئے نہ سنیں گے وہاں بک بک اور نہ مکرانا بدلا ہے
مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
تیرے رب کا دیا ہوا حساب سے جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا
وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ
اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے بڑی رحمت والا قدرت نہیں کہ کوئی اس سے بات کرے ف جس دن

ع ۱

موضح قرآن ف کوئی کسی سے جھگڑتا نہیں کہ اس کی بات مکرا دے۔ ف عوام لوگ جو اس کو نہیں دیکھتے جو چاہیں اس سے دنیا میں کہہ لیں آخرت میں اس کا جلال روبرو ہے بن حکم کوئی نہیں بول سکتا۔

ملے گا جو کافی و وافی انعام واکرام ہے ؀ رب السموٰت یہ دبل سے بدل ہے اور اسمیں سورہ دہر کی نسبت مسئلہ توحید کو بطور ترقی بیان کیا گیا ہے۔ وہ زمین و آسمان اور ساری کائنات کا مالک اور پروردگار
ہے وہ رحمان ہے دنیا میں اس کی انعامات و احسانات عام اور غیر مخصوص ہیں، مومن اور کافر سب انسے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ قیامت کے دن اسکی ہیبت و جلال کی وجہ سے کوئی اسکے
سامنے بول نہ سکیگا ؀ یوم یقوم اسدن جبریل علیہ السلام اور تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے حضور میں صف بستہ کھڑے ہونگے اور اللہ کے اذن کے بغیر کسی کو لب کشائی کی جرأت نہ ہوگی۔
لایتکلمون الا من اذن له الرحمٰن اسمیں شفاعت قہریہ کی نفی کی گئی ہے لایتکلمون تمام خلائق سے کنایہ ہے صوابا حق مراد کلمۂ توحید ہے من اذن له سے شافع مراد
ہے یعنی شفاعت وہی کریگا جس کو اللہ تعالیٰ شفاعت کرنیکا اذن دے گا اور جس نے دنیا میں کلمۂ توحید کو مانا ہوگا لہٰذا کافروں اور مشرکوں کو شفاعت کا اذن نہ ملیگا (قال صوابا) القول ھھنا کانہ کنایۃ عن الاعتقاد... وقیل معنی قال صوابا قال لا الٰہ الا اللہ فالکفار لایؤذن لھم ان یتکلموا الخ (مظہری ج ۱۰ ص ۱۸۳) ؀ ذلك الیوم یہ دن یعنی قیامت کا دن برحق ہے اور وہ ضرور آئیگا اور اس میں مومن و کافر مطیع و عاصی کی جزا و سزا کا فیصلہ ہوگا اب جسکا جی چاہے ایمان و عمل صالح کے ذریعے سے قرب خداوندی کی راہ اختیار کرکے آخرت میں ابدی آرام و راحت کی زندگی حاصل کرے اور جسکا جی چاہے کفر و شرک کی راہ پر چلکر اپنی عاقبت برباد کرلے ؀ انا انذرنکم عذاب قریب سے عذاب آخرت مراد ہے کیونکہ جو چیز آنیوالی ہو وہ قریب ہی ہوتی ہے اور جو چیز گذر گئی وہ بعید ہے وقربه لتحقق اتیانه فقد قیل ما ابعد ما فات وما اقرب ما هو آت (روح ج ۳۰ ص ۲۱) یوم ینظر، عذابا سے متعلق ہے ہم تمہیں ایک ایسے عذاب سے خبردار کرچکے ہیں جو بہت جلد آنیوالا ہے جس دن ہر انسان اپنا تمام کیا دھرا اپنے سامنے دیکھ لے گا اور اپنے تمام اعمال خیر و شر کا مشاہدہ کرلیگا۔ مومنین اپنے اعمال صالحہ کو دیکھ کر خوش ہونگے لیکن کافر جب اپنی بدعمالیوں کے پلندے اپنے سامنے دیکھیں گے اور ان کو اپنے عبرتناک انجام کا یقین ہوجائیگا تو حسرت و ندامت سے کہیں گے ہائے کاش! ہم مٹی ہوتے اور دنیا میں پیدا ہی نہ ہوتے یا مطلب یہ ہے کہ مٹی ہوجاتے اور دوبارہ حساب کتاب کے لئے اٹھائے نہ جاتے (قرطبی، روح)

موضح قرآن ؀ روح کہا جاندار کو یا نام ہے جبریل کا ۱۲ ؀ یعنی جو مسلمان قابل سفارش کے ہیں انہی کے واسطے کہا ۱۲ منہ رحمہ اللہ ؀ یعنی مٹی ہی رہتا آدمی نہ بنتا کہ اس حساب کے عذاب میں گرفتار نہ ہوتا ۱۲ منہ رحمہ اللہ ؀ ایک قسم فرشتے کافر کی جان گھسیٹ کر نکالیں اسکی رگوں میں

يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ
کھڑے ہو روح اور فرشتے قطار باندھ کر کوئی نہیں بولتا مگر جس
اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ
کو حکم دیا رحمٰن نے اور بولا بات ٹھیک ؀ وہ دن ہے برحق
فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ
پھر جو کوئی چاہے بنا رکھے اپنے رب کے پاس ٹھکانا ہم نے خبر سنادی تم کو
عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ
ایک آفت نزدیک آنیوالی کی جسدن دیکھ لے گا آدمی جو آگے بھیجا اس کے ہاتھوں نے
وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِىْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع
اور کہے گا کافر کسی طرح میں مٹی ہوتا ؀

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ نازعات ؀ مکہ میں نازل ہوئی اسکی چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ
قسم ہے ؀ گھسیٹ لانیوالوں کی ڈوب کر ؀ غوطہ لگا کر اور بند چھڑا دینے والوں کی کھول کر ؀ اور پیرنے والوں ؀
سَبْحًا ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾
کی تیزی سے ؀ پھر آگے بڑھنے والوں کی دوڑ کر ؀ پھر کام بنانے والوں کی حکم سے ؀
يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ
جسدن کانپے ؀ کانپنے والی ؀ اس کے پیچھے آئے دوسری ؀ کتنے دل ؀
يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾ يَقُوْلُوْنَ
اس دن دھڑکتے ہیں ان کی آنکھیں جھک رہی ہیں لوگ کہتے ہیں

تخویف اخروی ۱۲

اثبات حشر و قیامت مع تخویف اخروی ۱۲

وقف لازم

وقف لازم

ڈوب کر ایک قسم فرشتے مسلمان کے بدن سے جان کی گرہ کھولیں وہ اپنی خوشی سے عالم پاک کو دوڑے جیسے کسی کے بند کھول دیئے لیکن بدن کی تکلیف اور ہے اس میں دونوں برابر ہیں یہ ذکر ہے روح کا نیک خوشی سے دوڑتا ہے بد ڈر سے بھاگتا ہے پھر گھسیٹا جاتا ہے ایک فرشتے تیرتے پھرتے ہیں ہوا میں ایک سے ایک درجہ زیادہ چاہیئے جب کچھ حکم پہنچا دوڑے اسکے نبانے کو فائدہ: یہ قسمیں کھا کر اگلا مدعا جتانا منظور ہوتا ہے اور کبھی ان چیزوں کی خوبی اور قدرت بتانے کو قسم کھاتے ہیں ۱۲ منہ رح ؀ یعنی زمین کو بھونچال آوے ۱۲ منہ رحمہ اللہ ؀ یعنی لگاتار بھونچال چلے آویں۔ ۱۲ منہ رح۔

فتح الرحمٰن ؀ یعنی کلمۂ اسلام ۱۲ ؀ یعنی یکپارہ ارواح ۱۲ ؀ سکبارہ دیگر را ؀ یعنی در ہوا ؀ یعنی از یکدیگر ۱۲ ؀ یعنی نفخۂ اولی و نفخۂ ثانیہ بوجود آید ۱۲۔

سورۂ النبا میں آیت توحید: رب السموٰت والارض ــــ تا ــــ وقال صوابا۔ نفی شفاعت قہریہ۔

سورۃ النازعات

ربط — سورۂ نبأ میں انعامات ذکر کئے گئے اور مصائب کا ذکر ترک کر دیا گیا تاکہ وہ مقابلتہً مفہوم ہو جائیں اس میں اشارہ تھا کہ آخرت میں بھی اسی طرح ہوگا کہ مومنوں پر انعامات ہوں گے اور کافروں پر عذاب۔ اب سورۃ النازعات میں بطور ترقی اس کا نمونہ ذکر کیا گیا یعنی جس طرح دنیا میں روح قبض کرتے وقت فرشتے مؤمنوں کے ساتھ نرمی اور کافروں پر سختی کرتے ہیں اسیطرح آخرت میں بھی فرشتے مقرر کئے جائینگے جو مؤمنوں کو جنات میں داخل کرینگے اور کافروں کو طرح طرح کا عذاب دینگے۔

خلاصہ — والنزعات غرقا ـــــ تا ـــــ فالمدبرات امرا۔ آخرت کے ثواب و عذاب کا نمونہ ذکر کیا گیا ہے کما مر فی بیان الربط۔ یوم ترجف الراجفة ـــــ تا ـــــ ابصارها خاشعة تخویف اخروی ہے یہ ہے وہ دن جس میں عذاب و ثواب کے فرشتے کافروں اور مومنوں پر متعین کئے جائینگے یقولون ءانا لمردودون فی الحافرة ـــــ تا ـــــ فاذاهم بالساهرة۔ شکوی بر کفار و مشرکین۔ وہ بطور استہزاء کہتے ہیں کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائینگے تو کیا دوبارہ زندہ ہو کر پہلی حالت پر آجائیں گے؟

هل اتىك حديث موسى ـــــ تا ـــــ ان فی ذلك لعبرة لمن یخشی ہ تخویف دنیوی۔ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا، اس نے سرکشی کی اور ان کی دعوت کو قبول نہ کیا تو ہم نے اس کو دنیا ہی میں سخت عذاب سے پکڑ لیا اور آخرت میں بھی اس کو شدید عذاب دینے کا فیصلہ صادر فرما دیا

ءانتم اشد خلقا ام السماء ـــــ تا ـــــ متاعا لكم ولانعامكم ہ یہ دعوائے سورت پر عقلی دلیل ہے کیا اس بلند و بالا آسمان کو پیدا کرنا دن رات کو معرض وجود میں لانا زمین کو بچھا دینا اور اس پر پہاڑوں کو ٹکا دینا پھر زمین کی تمام انواع و اقسام نبات کا پیدا کرنا تمہیں دوبارہ پیدا کرنے سے زیادہ مشکل ہے اللہ تعالیٰ جو ایسا قادر و حکیم ہے وہ تمہیں دوبارہ پیدا کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔

فاذا جاءت الطامة الكبرى ـــــ تا ـــــ فان الجحيم هي الماوى ہ یہ تخویف اخروی ہے۔ واما من خاف مقام ربه۔ الاٰیتین یہ مومنین کے لئے بشارت اخرویہ ہے۔ یسئلونك عن الساعة ایان مرسها۔ شکوہ۔ وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئیگی حالانکہ آپ کو اس کا کوئی علم نہیں۔ اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے آپ تو اس سے ڈرانے والے ہیں۔

ف۲ والنزعت غرقا۔ یہ شواہد ہیں اور اخروی ثواب و عقاب کا نمونہ ہے جسطرح دنیا میں فرشتے قبض روح کے وقت مومنوں کے ساتھ نرمی کا سلوک اور کافروں کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرتے ہیں اسی طرح آخرت میں ہوگا۔ غرقا، النازعت کا مفعول مطلق ہے من غیر لفظه اور اسکے معنی ہیں سختی اور شدت کے ساتھ کھینچنا۔ یقال اغرق النازع فی القوس ای استوفی مدها بقوة وشدة (مظہری) اغراق سخت کشیدن کمان (صراح) اس سے کافروں کی روحیں قبض کرنے والے فرشتے مراد ہیں جو شدت کے ساتھ ان کی روحیں کھینچتے ہیں۔ نشط کے معنی ہیں آسانی اور نرمی سے نکالنا جس طرح ڈول آسانی کے ساتھ کنوئیں سے نکال لیا جاتا ہے۔ اس سے مومنوں کی روحیں قبض کرنے والے فرشتے مراد ہیں۔ المراد .... الملائكة الذين یخرجون ارواح المؤمنین برفق من نشط الدلو اذا اخرج بلا كره الخ (مظہری) یا اس کے معنی ہیں شادمانی اور خوشی کے نشطا باشادمانی شدن (صراح) مطلب یہ ہوگا کہ وہ مومنوں کی روحیں نہایت خوشی اور شادمانی سے قبض کرتے ہیں۔

ف۳ والسبحت۔ فضاء آسمانی میں تیرنے والے۔ سرعت سیر کو تیرنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ فالسبقت اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی میں ایک دوسرے پر سبقت لیجانے والے۔ فالمدبرات۔ اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے تدبیریں سوچنے والے۔ التی تسبح فی مضیها ای تسرع فتسبق الی ما امروا به فتدبر امرا من امور العباد مما یصلحهم فی دینهم کما رسم لهم (مدارک)

یہ قیامت کے حق ہونے پر قسمیں اور شواہد ہیں اور جواب قسم محذوف ہے۔ اقسم سبحانه بهذه الاشیاء التی ذکرها علی ان القیامة حق۔ (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۸) وجواب القسم محذوف ای لتبعثن ولتحاسبن (مظہری ج ۱۰ ص ۱۸۵) یا لتسلطن علیکم الملائكة یوم القیامة کما فی الدنیا (الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ)

حاصل یہ کہ یہ امور اس پر شاہد ہیں کہ قیامت ضرور آئیگی، تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائیگا، تمہارا حساب کتاب ہوگا اور تم پر فرشتے مسلط کئے جائینگے جو بڑی شان سے مومنوں کو جنت میں داخل کریں گے، کچھ جنت میں ان کا استقبال کرینگے اور ان کو سلام کا تحفہ پیش کریں گے اور کچھ کفار اور

ءَاِنَّا لَمَرۡدُوۡدُوۡنَ فِي الۡحَافِرَةِ ؕ ⑩ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا
کیا ہم پھر آئیں گے الٹے پاؤں کیا جب ہم ہو چکیں ہڈیاں
نَّخِرَةً ؕ ⑪ قَالُوۡا تِلۡكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ ⑫ فَاِنَّمَا هِيَ
کھوکھری بولے ؎ تو تو یہ پھر آنا ہے ٹوٹے کا ؎ سو وہ تو
زَجۡرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ ⑬ فَاِذَا هُمۡ بِالسَّاهِرَةِ ؕ ⑭ هَلۡ
ایک جھڑکی ہے پھر تبھی وہ آرہیں میدان میں کیا
اَتٰٮكَ حَدِيۡثُ مُوۡسٰى ۘ ⑮ اِذۡ نَادٰٮهُ رَبُّهٗ بِالۡوَادِ
پہنچی ہے ؎ تجھ کو بات موسیٰ کی جب پکارا اسکو اسکے رب نے پاک
الۡمُقَدَّسِ طُوًى ۚ ⑯ اِذۡهَبۡ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۖ ⑰
میدان میں جس کا نام طویٰ ہے جا فرعون کے پاس اس نے سر اٹھایا
فَقُلۡ هَلۡ لَّكَ اِلٰٓى اَنۡ تَزَكّٰى ۙ ⑱ وَاَهۡدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ
پھر کہہ تیرا جی چاہتا ہے کہ تو سنور جائے اور راہ بتلاؤں تجھ کو تیرے رب کی طرف
فَتَخۡشٰى ۚ ⑲ فَاَرٰٮهُ الۡاٰيَةَ الۡكُبۡرٰى ۖ ⑳ فَكَذَّبَ وَ
پھر تجھ کو ڈر ہو پھر دکھلائی ؎ اسکو وہ بڑی نشانی ؎ پھر جھٹلایا اس نے اور
عَصٰى ۖ ㉑ ثُمَّ اَدۡبَرَ يَسۡعٰى ۖ ㉒ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۖ ㉓ فَقَالَ
نہ مانا پھر چلا پیٹھ پھیر کر تلاش کرتا ہوا پھر سب کو جمع کیا پھر پکارا تو کہا
اَنَا رَبُّكُمُ الۡاَعۡلٰى ۖ ㉔ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الۡاٰخِرَةِ
میں ہوں رب تمہارا سب سے اوپر پھر پکڑا اس کو اللہ نے سزا میں آخرت کی
وَالۡاُوۡلٰى ؕ ㉕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى ؕ ㉖ ءَاَنۡتُمۡ
اور دنیا کی ؎ بیشک ؎ اس میں سوچنے کی جگہ ہے جس کے دل میں ڈر ہے ؎ کیا تمہارا
اَشَدُّ خَلۡقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰٮهَا ۞ ㉗ رَفَعَ سَمۡكَهَا فَسَوّٰٮهَا ۙ ㉘
بنانا مشکل ہے یا آسمان کا اسنے اسکو بنا لیا اونچا کیا اسکا ابھار پھر اسکو برابر کیا

وقف لازم

وقف لازم

۱؎ تخویف دنیوی ۱۲

ع ۲

۲؎ دعوائے سورت پر عقلی دلیل ۱۲

مشرکین کو سختی سے گھسیٹ کر دوزخ میں داخل کریں گے اور ان کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائیں گے **۴؎** یوم ترجف یہ تخویف اخروی ہے اور ظرف جواب قسم مقدر کے ساتھ متعلق ہے ترجف ہل جائے گی اور کانپ اٹھیگی الراجفۃ سے مراد زمین ہے جس دن کانپ اٹھے گی کانپنے والی یعنی نفخۂ اولیٰ کے وقت ایک زبردست زلزلہ آئے گا جس کی وجہ سے زمین کو اس قدر شدید جھٹکے لگیں گے کہ پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جائینگے۔ اس کے بعد پیچھے آنے والی آئے گی مراد نفخۂ ثانیہ ہے جس سے ساری مخلوق زندہ ہو کر اٹھ کھڑی ہو گی **۵؎** قلوب اس دن شدت ہول سے دلوں میں سخت اضطراب ہو گا اور آنکھیں مارے خوف کے جھکی ہوں گی یقولون ءانا لمردودون فی الحافرۃ یہ شکوی ہے الحافرۃ پہلی حالت۔ الحافرۃ الحالۃ الاولیٰ (مدارک) منکرین قیامت کہتے ہیں کیا ہم موت کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اسی پہلی حالت میں آجائیں گے۔ کیا جب ہم پرانی اور بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے تو پھر بھی ایسا ہو گا؟ استفہام انکاری ہے یعنی ایسا نہیں ہو گا **۶؎** قالوا تلک بطور استہزا کہتے ہیں اگر ایسا ہو بھی گیا تو ہماری یہ واپسی خسارے اور نقصان کی ہو گی کیونکہ جب ہم دوبارہ زندہ ہوں گے تو ہمارے گھروں، باغوں اور جائیدادوں پر دوسرے لوگ قابض ہو چکے ہوں گے تو ہم سب ملکر انہیں کس طرح گذر بسر کر سکیں گے۔ (الشیخ رحمہ اللہ علیہ) یا مطلب یہ ہے کہ اگر بعث بعد الموت واقعی برحق ہے تو ہم تو بڑے خسارے میں رہے کیونکہ ہم نے اس کی تکذیب کی ای ان صحت فنحن اذن خاسرون لتکذیبنا بہا (کبیر ابوالسعود، مدارک) **۷؎** فانما ھی زجرۃ۔ زجرۃ ایک زبردست ڈانٹ۔ ایک چیخ۔ مراد نفخۂ ثانیہ ہے الساھرۃ روئے زمین، سطح ارض۔ یہ بعث بعد الموت پر قدرت خداوندی کا بیان ہے۔ یہ نفخۂ ثانیہ ایک ایسی آواز ہو گی کہ اس سے تمام مردے زندہ ہو کر اور قبروں سے نکل کر زمین کی سطح پر موجود ہوں گے اس طرح اللہ تعالیٰ ایک لمحہ میں ساری مخلوق کو دوبارہ زندہ فرمالے گا۔ ھل اتٰک یہ تخویف دنیوی ہے۔ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو وادی مقدس "طویٰ" میں آواز دی اور نبوت سے سرفراز فرما کر فرعون کی طرف بھیجا اور کہا فرعون کے پاس جاؤ وہ نہایت سرکش اور طاغی ہو چکا ہے۔ اسے نرمی کے ساتھ توحید کی دعوت دو اور اسے ہدایت کی راہ دکھاؤ فقل ھل لک اسے جا کر کہو کیا تیرا اس طرف میلان ہے کہ تو اللہ کی توحید اور اس کے دین کو قبول کر کے گناہوں سے پاک ہو جائے۔ یہ پہلا مرتبہ ہے مراد یہ ہے کہ معجزہ دیکھے بغیر ہی مان لے۔ واھدیک

موضح قرآن ؎ کہتے تھے اگر آویں تو ایک ایک مکان کے ہزار ہزار مدعی ہوں ۱۲ منہ رحمہ اللہ ؎ یعنی آخرت میں بھی عذاب ہو گا اور دنیا میں بھی عذاب پایا۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمٰن ؎ یعنی عصا و ید بیضا ۱۲۔

ل ربك فتخشٰی میں تجھے تیرے پروردگار کی راہ دکھاؤں تو تیرے دل میں خوفِ خدا پیدا ہو۔ یہ دونوں مرتبے دوسری جگہ بھی مذکور ہیں۔ جیسا کہ ارشاد
ہے۔ لعلہ یتذکر او یخشٰی (طٰہٰ ع ۲) پہلے اعلیٰ مرتبہ کا ذکر ہے اور بعد میں ادنیٰ مرتبہ کا ف۹ فاراہ الاٰیۃ الکبریٰ۔ مراد تمام آیات و معجزات
ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے تمام معجزات کا اس کو مشاہدہ کرایا مگر اس کے باوجود اس نے جھٹلایا اور موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی۔ ثم ادبر یسعیٰ
ہدایت سے اعراض کیا اور زمین میں شر و فساد پھیلانے کی کوشش کرتا رہا۔ موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے دعوت توحید کے مقابلے میں اس نے اپنی رعیت کو جمع کیا

وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰهَا ﴿٢٩﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ
اور اندھیری کی رات اسکی اور کھول نکالی اسکی دھوپ اور زمین کو اسکے پیچھے

ذٰلِكَ دَحٰهَا ﴿٣٠﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ﴿٣١﴾ وَ
صاف بچھا دیا ف۱ باہر نکالا زمین سے اس کا پانی اور چارہ اور

الْجِبَالَ اَرْسٰهَا ﴿٣٢﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَاِذَا
پہاڑوں کو قائم کر دیا ف۲ کام چلانے کو تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے پھر جب

جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ
آئے وہ بڑے ہنگامہ کا دن جس دن کہ یاد کریگا آدمی

مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿٣٦﴾ فَاَمَّا مَنْ
جو اس نے کمایا اور نکال ف۳ ظاہر کر دیں دوزخ کو جو چاہے دیکھے سو جس نے

طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ
کی ہو شرارت اور بہتر سمجھا ہو دنیا کا جینا سو دوزخ ہی ہے اس

الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ
کا ٹھکانا اور جو کوئی ڈرا ہو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے اور روکا ہو اس نے جی

عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ
کو خواہش سے سو بہشت ہی ہے اسکا ٹھکانا تجھ سے پوچھتے ہیں

عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿٤٢﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾
وہ گھڑی کب ہوگا قیام اس کا تجھ کو کیا کام اس کے ذکر سے

اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾ كَاَنَّهُمْ
تیرے رب کی طرف ہے پہنچ اسکی ف تو تو ڈر سنانے کو ہے اسکو جو اس سے ڈرتا ہے ایسا لگے

يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ﴿٤٦﴾ ع
لگیگا جس دن دیکھیں گے اسکو کہ نہیں ٹھہرے تھے دنیا میں مگر ایک شام یا صبح اس کی ف

ع ۲ / ۴

(حاشیہ) ۱) تخویف اخروی ۱۲ — ۲) تبشارت اخروی ۱۲ — ۳) یسئلونک ۱۲

اوران میں اعلان کیا کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب
ہوں مجھ سے بڑا کوئی نہیں، اس لئے تم موسیٰؑ کی
باتوں کی طرف توجہ نہ کرنا فاخذہ اللّٰہ۔ نکال
منصوب بنزع خافض ہے ای بنکال الاخرۃ
(قرطبی) اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا اور آخرت کی
سزا میں پکڑ لیا۔ دنیا میں اس کو غرق کر کے ہلاک
کیا اور آخرت میں اس کو جہنم میں داخل کیا جائیگا
دنیوی عذاب میں تو بالفعل پکڑ لیا اور اخروی
عذاب کا بھی فیصلہ فرمادیا جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد
ہے۔ ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل
فرعون اشد العذاب (سورۂ مومن ع۵)
ف۱۰ ان فی ذلك اس میں خدا سے ڈرنیوالوں
کے لئے عبرت ونصیحت ہے جس طرح فرعون نے
تکذیب کی اور دنیا ہی میں عبرتناک عذاب میں
گرفتار کیا گیا اسی طرح اہل مکہ کا حشر ہوگا ف۱۱
ءانتم اشد۔ یہ دعوائے سورت یعنی حشر ونشر
پر عقلی دلیل ہے خطاب منکرین اہل مکہ سے ہے
سمك کے معنی اونچائی اور بلندی کے ہیں۔ قیامت
کے دن مردوں کے دوبارہ زندہ ہونے کو ناممکن بتانے
والو یہ تو بتاؤ کہ تمہیں دوبارہ پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے
یا زمین و آسمان اور ساری کائنات کو پیدا کرنا ؟
اللہ نے آسمان کو پیدا فرمایا اس کو ایک خاص مقدار
میں زمین سے بلند کیا اور اس کو برابر اور ہموار بنایا
کہ اس میں کہیں کوئی شگاف اور نشیب و فراز نہیں
واغطش لیلھا اور اس کی رات کو ڈھانپ
دیا یعنی رات کو اندھیرے میں چھپا دیا اور اس کے
دن کو روشن اور ظاہر فرمادیا لیلھا اور ضحٰھا
کی السماء کی طرف اضافت ادنیٰ ملابست کی وجہ
سے ہے ف۱۲ والارض اور پھر اس کے
علاوہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو بچھا دیا۔ زمین سے پانی کے چشمے جاری کر دیئے اور اس میں سے ہر قسم کا سبزہ پیدا کیا اور اس پر پہاڑ رکھ دیئے

موضح قرآن ف۱ سورۂ فصلت یعنی سجدہ میں آسمان کو پیچھے کہا یہاں زمین کو پیچھے سو یہاں آسمان کا بنانا ہے اونچا اور رات دن ٹھہرانا یہ شاید
زمین سے پہلے ہو وہاں ان کو سات کرنا بانٹ کر پھر ہر ایک میں جدا دستور چلانا کہا یہ شاید زمین سے پیچھے ہو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ
ف۲ پوچھتے اسی تک پہنچتا ہے بیچ میں سب بے خبر ہیں ۱۲ منہ ف۳ یعنی شتاب مانگتے ہیں قیامت اسوقت معلوم ہوگا کہ بہت شتاب آئی، بیچ میں دیر کچھ نہیں لگی۔ ۱۲ منہ

فتح الرحمٰن ف۱ مترجم گوید معنی ہموار کردن ہمیں است کہ میفرماید ۱۲۔

یہ ساری چیزیں تمہارے لئے اور تمہارے چوپایوں کے مفاد کے لئے ہیں کل ذلك متاعا لخلقه ولما يحتاجون اليه من الانعام التي ياكلونها ويركبونها مدة احتياجهم اليها الخ (ابن کثیر ج ۴ ص ۴۶۹) جس قادر و توانا اور قیوم و دانا نے یہ ساری کائنات پیدا فرمالی اس کے لئے تمہیں دوبارہ پیدا کرنا کوئی مشکل نہیں والارض بعد ذلك دحٰها سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آسمانوں کو پہلے اور زمین کو اس کے بعد پیدا کیا گیا حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہے جیسا کہ سورہ حٰم السجدہ (ع ۲) میں ہے خلق الارض فی یومین ——— تا ——— ثم استوی الی السماء وھی دخان الآیۃ۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں سورۃ النازعات کی آیت میں بعد ذلك سے تعقیب ذکری مراد ہے یعنی اس کے بعد یہ بھی سن لو کہ اس نے زمین کو بھی بچھادیا یا بعد بمعنی مع ہے معناه الارض مع ذلك دحٰها (مظہری) حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے پہلے زمین کو اس کی اقوات کے ساتھ دو دنوں میں پیدا فرمایا مگر اسے پھیلایا نہیں۔ اس کے بعد دو دنوں میں ساتوں آسمانوں کو پیدا کیا پھر اس کے بعد زمین کو بچھایا اور پھیلایا۔ (روح، مظہری) اس پر رازی رحنے اعتراض کیا ہے کہ ایک جسم کو پیدا کرنا اور اس کو بچھانا دونوں بیک وقت ہوتے ہیں یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ مخلوق ہو اور مبسوط و مدحونہ ہو امام آلوسی رحنے اس کا جواب دیا ہے کہ پیدا کرنے سے اس کے مخصوص مادہ کا پیدا کرنا مراد ہے اور دحو سے اس کو موجودہ مخصوص شکل وصورت میں بچھانا مراد ہے۔ جسطرح پہلے آسمان کا مادہ بصورت دخان پیدا کیا گیا پھر اس سے آسمان پیدا کئے گئے۔

ف۱۳ فاذا جاءت یہ تخویف اخروی ہے الطآمّة الکبریٰ سب سے بڑی مصیبت جو ہر چیز پر غالب آجائے اور جس کا مقابلہ نہ کیا جاسکے مراد نفخۂ ثانیہ ہے جس کے بعد قیامت قائم ہوجائے گی ای الداهية العظمى وهي النفخة الثانية التي يكون معها البعث قاله ابن عباس ...... المبرد: الطامة عند العرب الداهية التي لا تستطاع (قرطبی ج ۱۹ ص ۲۰۴) جب قیامت قائم ہوجائیگی اس دن ہر آدمی اپنے تمام نیک و بد اعمال کو یاد کرلے گا اور ہر ایک کو اپنے اعمال خیر و شر خود بخود یاد آجائیں گے۔

ف۱۴ وبرزت۔ دیکھنے والوں کے لئے جہنم کو ظاہر کردیا جائیگا اور ہر شخص اس کا مشاہدہ کرے گا اور اس کے بھڑکتے شعلوں کو دیکھے گا۔ فاما من طغٰی لیکن جنہوں نے سرکشی کی اور کفر و عصیان میں حد سے گذر گئے اور آخرت پر دنیا کو ترجیح دی۔ دنیا کے پیچھے پڑے رہے، لیکن ایمان اور عمل صالح سے آخرت کی تیاری نہ کی تو یہی بھڑکتے شعلوں والا جہنم ان کا ٹھکانا ہوگا۔

ف۱۵ واما من خاف یہ بشارت اخرویہ ہے لیکن جو لوگ قیامت کے دن اللہ رب العزۃ کی بارگاہ میں کھڑے ہونے سے ڈر گئے اور نفس کو خواہشات سے روک کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہے تو ان کا ٹھکانا جنّت میں ہوگا۔

ف۱۶ یسئلونك یہ شکوی ہے۔ مرسٰی مصدر ہے بمعنی ارساء یعنی اقامت۔ مشرکین آپ سے بطور استہزاء سوال کرتے ہیں کہ قیامت کب آئیگی اور کب اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر فرمائے گا۔ یریدون متی یقیمها الله تعالى ويكونها الخ (روح) فیم انت من ذکرٰها یہ مشرکین کے سوال کا رد اور اس پر انکار ہے آپ کس بنیاد پر ان کے سامنے قیامت کا وقت معین بیان کریگے اسکا وقت معین تو خود آپکو بھی معلوم نہیں اسکا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کی طرف راجع اور منتہی ہے اور اس کے سوا کسی کو اسکا علم نہیں، تو پھر یہ لوگ آپ سے کیوں سوال کرتے ہیں اليه عزوجل انتهاء علمها ليس لاحد منه شئ كائنا ما كان فلاى شئ يسئلونك عنها (روح ج ۳۰ ص ۳۷) الى ربك منتهٰها اى منتهى علمها فلا يوجد عند غيره علم الساعة (قرطبی ج ۱۹ ص ۲۰۷)

ف۱۷ انما انت یہ مشرکین کے سوال کا جواب ہے آپ تو قیامت کے اہوال و شدائد سے ڈرنے والوں کو ڈرانے والے اور خبردار کرنیوالے ہیں یہی آپ کا فریضہ ہے آپ قیامت کا وقت معین بتانے کے لئے نہیں آئے۔ اسی لئے آپ کو اس کا علم بھی نہیں دیا گیا لم تبعث لتعلمهم بوقت الساعة وانما بعثت لتنذر من اهوالها من يخاف شدائدها (مدارک)

ف۱۸ كانهم یہ یظنون مقدر کا مفعول ہے اور یوم ظرف اسی فعل مقدر کے ساتھ متعلق ہے اصل عبارت اس طرح یوم یرونها یظنون كانهم لم يلبثوا الخ۔ اب تو قیامت کو نہیں مانتے اور بطور استہزاء اس کے معین وقت سے سوال کرتے ہیں تو جب قیامت کو دیکھ لیں گے تو دنیا میں رہنے کا وقت ان کو بہت ہی مختصر نظر آئے گا اور وہ یہ سمجھیں گے کہ گویا دنیا میں وہ صرف عشیہ (ظہر تا مغرب) کی مقدار ٹھیرے ہیں یا اس سے بھی کم یعنی صرف ضحٰی (طلوع آفتاب سے دو نیزہ کی مقدار تک) کا زمانہ ٹھیرے ہیں۔ یعنی قیامت کے اہوال و شدائد کی وجہ سے انہیں دنیا کی زندگی کا وقت بہت کم معلوم ہوگا راحت کے بعد مصیبت میں راحت کا وقت بہت تھوڑا معلوم ہوتا ہے ضحٰها کی ضمیر مجرور عشیة کی طرف راجع ہے لیکن اس پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ عشیة کا تو کوئی ضحٰی ہوتا ہی نہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اضافت بادنی ملابست ہے اور مراد عشیہ کے دن کا ضحٰی ہے۔ قال الفراء والزجاج المراد باضافة الضحى الى العشية اضافتها الى يوم العشية او ضحى يومها (کبیر ج ۸ ص ۴۶۹) یا مراد یہ ہے کہ عشیہ میں سے ضحٰی کا قدر۔ (الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ)

سورۃ عبس

ربط سورۃ النازعات میں تخویف اخروی کا نمونہ ذکر کیا گیا اور سورۂ عبس میں تخویف اخروی علی سبیل الترقی ذکر کی گئی۔ یوم یفر المرء من اخیه ○ و امه و ابیه ○ و صاحبته و بنیه ○ یعنی کفار و مشرکین کو عذاب تو ہو ہی گا۔ لیکن وہ دن اس قدر سخت اور ہولناک ہوگا کہ ہر ایک نفسی نفسی کہے گا اور دوسروں سے دور بھاگے گا۔

خلاصہ مضمون کے اعتبار سے سورت کے تین حصے ہیں۔ پہلا حصہ عبس و تولی ــــ تا ــــ کرام بررۃ ○ تنبیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و بیان عظمت قرآن کریم۔ دوسرا حصہ۔ قتل الانسان ما اکفرہ ــــ تا ــــ کلا لما یقض ما امرہ ○ زجر برائے مشرکین۔ انسان کا فر کس قدر ناشکر گذار اور احسان فراموش ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس قدر نعمتوں کے باوجود کفر و عصیان پر ڈٹا ہوا ہے تیسرا حصہ۔ فلینظر الانسان الی طعامه ــــ تا ــــ متاعا لکم و لانعامکم ○ دلیل عقلی برائے ثبوت قیامت۔ ذرا دیکھو تو سہی تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے لئے یہ مختلف انواع و اقسام کے ماکولات و مشروبات کس نے پیدا کئے ہیں؟ جو یہ سب کچھ پیدا کر سکتا ہے وہ تمہیں دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

فاذا جاءت الصاخة ــــ تا ــــ لکل امرئ منهم یومئذ شأن یغنیه تخویف اخروی۔ قیامت کا دن اس قدر ہولناک ہوگا کہ کوئی کسی کی خبر نہیں لے گا ہر شخص نفسا نفسی کے عالم میں اپنے قریب ترین رشتہ داروں سے بھی دور بھاگے گا۔ وجوہ یومئذ مسفرۃ ○ ضاحکة مستبشرۃ ○ بشارت اخرویہ ہے۔ قیامت کے دن ابرار و مؤمنین خوش و خرم اور مسرور ہوں گے و وجوہ یومئذ علیها غبرۃ ○ تا آخر۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ کفار و مشرکین اس دن ذلیل و رسوا ہوں گے۔

۲ عبس و تولی۔ تنبیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صنادید قریش عتبہ۔ شیبہ۔ ابوجہل امیہ اور ولید وغیرہم بیٹھے تھے آپ ان کو سمجھا رہے تھے اور اسلام کی دعوت دے رہے تھے۔ آپ کو امید تھی کہ اگر یہ لوگ اسلام لے آئے تو ان کی وجہ سے بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ اسی اثناء میں حضرت عبداللہ یا عمرو بن ام مکتوم رضہ۔ جو ایک نابینا صحابی تھے اور حضرت خدیجہ رضہ کے ماموں زاد بھائی تھے، آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ چونکہ نابینا تھے اس لئے آپ کی اس نہایت ہی اہم مصروفیت کا اندازہ نہ کر سکے اور حضور علیہ السلام سے قرآن پڑھانے کی بار بار درخواست کرنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی بلکہ ان کی اس حرکت کو ناپسند فرمایا۔ اور چہرے سے ایک مخصوص کیفیت سے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور ان کی طرف سے رُخ موڑ لیا، مگر اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناپسند ہوئی اور آپ کو تنبیہ فرمائی۔ ضمائر غائب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کنایہ ہیں۔ ترشروئی کی اور منہ پھیر لیا۔ اس لئے کہ آپ کے پاس ایک نابینا آگیا۔ اس نابینا سے آپ کے اعراض میں بھی رضائے الٰہی کا جذبہ مضمر تھا اور یہ اعراض کبر و نفرت کی وجہ سے نہ تھا۔ آپ نے خیال فرمایا کہ یہ نابینا تو مخلص مومن ہے اور اسے ذرا ٹھہر کر بھی پڑھایا جا سکتا ہے لیکن صنادید قریش کو شاید اس طرح سمجھانے کا موقع پھر ہاتھ نہ لگ سکے نیز اگر وہ سمجھ گئے تو اُن کی وجہ سے ہزاروں لوگ مسلمان ہو جائیں گے۔

۳ وما یدریک۔ آپ کو کیا معلوم شاید وہ نابینا آپ سے قرآن سُن کر ہی پاک ہو جاتا او یذکر یا نصیحت سن کر اس میں غور و فکر کرتا اور اس طرح اس سے فائدہ اٹھاتا یزکّٰی میں قبول کا اعلیٰ درجہ کا ذکر ہے یعنی سنتے ہی اس سے متاثر ہو کر برائیوں سے پاک ہو جاتا میں ادنیٰ مرتبہ مذکور ہے کہ غور و تدبر کے بعد اسے سمجھ لیتا۔

۴ اما من استغنٰی۔ جو ایمان سے اور آپ کی دعوت و تبلیغ سے مستغنی اور بے نیاز ہیں آپ ان کے درپے ہیں اور غور سے ان کی باتیں سنتے ہیں۔ اگر وہ ایمان نہ لائیں اور کفر و شرک سے پاک نہ ہوں تو اس سے آپ پر کوئی گناہ نہیں، کیونکہ آپ کا کام بتانا۔ سنانا اور سمجھانا ہے منوانا آپ کا کام نہیں۔ اس سے مراد صنادید قریش ہیں جو آپ کی دعوت و تبلیغ میں کوئی حقیقی دلچسپی نہیں لیتے تھے۔ و اما من جاءک لیکن جو شخص یعنی ابن ام مکتوم بڑے شوق سے دوڑتا ہوا آپ کے پاس آتا ہے اور وہ خدا سے ڈرتا بھی ہے۔ ہدایت کا متمنی اور راہِ حق کا جویا بھی ہے آپ اس سے اعراض کرتے اور اس سے غفلت کا برتاؤ فرماتے ہیں۔

---

۵ کلا۔ حرف ردع ہے۔ یوں تو نہیں چاہیئے تھا یہ بمعنی حقاً ہے اور مابعد سے متعلق ہے یعنی یقیناً یہ آیت قرآنیہ ہر ایک کے لئے عبرت و نصیحت ہیں جو بھی چاہے انہیں پڑھ کر ان سے نصیحت حاصل کرے فی صحف۔ اس سے مراد وہ صحیفے اور تختیاں ہیں جن پر فرشتے لوح محفوظ سے کلام اللہ کو نقل کرتے ہیں وہ صحیفے اللہ کے نزدیک قابل تکریم ہیں، قدر و منزلت میں بہت بلند اور پاکیزہ ہیں کہ فرشتوں کے سوا کسی کا ہاتھ ان کو نہیں لگا۔ وہ صحیفے ایسے فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والے ہیں اور گناہوں سے پاک اور اللہ تعالیٰ کے نہایت فرمانبردار ہیں۔ اکثر مفسرین کے نزدیک سفرۃ سے فرشتے مراد ہیں۔ بعض مفسرین کے نزدیک سفرۃ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مراد ہیں جو قرآن کی آیتوں کو صحیفوں اور تختیوں میں لکھ لیا کرتے تھے۔ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رح کے فوائد سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک سفرۃ سے فرشتے اور کاتبان صحابہ رض دونوں مراد ہیں ۶ قتل الانسان۔ یہ زجر ہے الانسان سے انسان کافر مراد ہے اور اس پر بد دعا ہے۔ قتل ای لعن خدا کی رحمت سے دور ہو۔ یہ سب سے بڑی بد دعا ہے ما اکفرہ فعل تعجب ہے یا استفہام برائے توبیخ ہے۔ ایمان و تسلیم کے اس قدر اسباب و دواعی کے باوجود اس کا کفر نہایت ہی قابل تعجب ہے۔ دعاء علیہ باشنع الدعوات وتعجب من افراطہ فی الکفر بعد ھجوم الدواعی علی الشکر و الایمان (مظہری ج ۱۰ ص ۲۰۰) استفہام توبیخ ای ای شئ حملہ علی الکفر او ھو تعجب ای ما اشد کفرہ (مدارک م) ۷ من ای شئ خلقہ استفہام بمعنی تقریر ہے اور ای شئ سے مراد بیان تحقیر ہے یعنی نہایت حقیر چیز سے اللہ نے اس کو پیدا فرمایا ہے من نطفۃ یہ اس حقیر چیز کا بیان ہے۔ نطفہ سے اس کو رحم مادر میں پیدا کیا اور اس کی اجل، اس کے عمل، اس کے رزق اور اس کی سعادت و شقاوت کا فیصلہ کیا پھر ایام حمل گذر جانے کے بعد رحم مادر سے اس کے باہر نکلنے کا راستہ آسان فرمایا پھر اس کو موت دی اور قبر

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

سورۃ عبس ۱ مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی بیالیس آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ (۱) اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى (۲) وَمَا يُدْرِيْكَ
تیوری ۱ چڑھائی اور منہ موڑا اس بات سے کہ آیا اسکے پاس اندھا ۲ اور ۳ تجھ کو کیا خبر ہے

لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ (۳) اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى (۴) اَمَّا مَنِ
شاید کہ وہ سنورتا یا سوچتا تو کام آتا اس کے سمجھانا وہ جو پروا نہیں کرتا

اسْتَغْنٰى (۵) فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى (۶) وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى (۷)
پروا نہیں کرتا سو تو اس کی فکر میں ہے اور تجھ پر کچھ الزام نہیں کہ وہ نہیں درست

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى (۸) وَهُوَ يَخْشٰى (۹) فَاَنْتَ عَنْهُ
ہوتا اور وہ آیا تیرے پاس دوڑتا اور وہ ڈرتا ہے سو تو اس سے

تَلَهّٰى (۱۰) كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ (۱۱) فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ (۱۲) فِيْ
تغافل کرتا ہے ۴ یوں نہیں ۵ یہ تو نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے اسکو پڑھے لکھا

صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ (۱۳) مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ (۱۴) بِاَيْدِيْ
ہے عزت کے ورقوں میں ۱ اونچے رکھے ہوئے نہایت ستھرے ۲ ہاتھوں میں

سَفَرَةٍ (۱۵) كِرَامٍ بَرَرَةٍ (۱۶) قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ (۱۷)
لکھنے والوں کے ۳ جو بڑے درجے والے نیکوکار ہیں ۶ مارا جائیو ۷ آدمی کیسا ناشکر ہے

مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ (۱۸) مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ (۱۹)
کس ۸ چیز سے بنایا اس کو ایک بوند سے بنایا اسکو پھر اندازہ پر رکھا اسکو ۹

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ (۲۰) ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ (۲۱) ثُمَّ اِذَا
پھر راہ آسان کر دی اسکو ۱ پھر اس کو مردہ کیا پھر قبر میں رکھوا دیا اسکو پھر جب

وقف لازم

ر تنبیہ ہے برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

۲ زجر برائے مشرکین ۱۲

موضح قرآن ۱ حضرت ایک کافر کو سمجھاتے تھے اس میں ایک مسلمان آیا نابینا وہ اپنی طرف مشغول کرنے لگا کہ وہ آیت کیونکر ہے اس کے معنی کیا ہیں حضرت پر گراں گذرا بیوقوف کا پوچھنا اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیتیں نازل کیں یعنی یہ کلام گویا اوروں پاس گلہ ہے رسول کا آگے رسول کو خطاب فرمایا۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ۲ وہ ڈرتا ہے اللہ سے یا ڈر لگا ہے کہ تیری ملاقات پاوے یا نہ پاوے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۳ قرآن کی آیتیں ۴ یعنی وہ ورق ۵ یعنی فرشتے اس کو لکھتے ہیں اس موافق وحی اترتی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۶ یعنی ہاتھ پاؤں اسلوب پر رکھے نہ ایک بہت بڑا نہ ایک بہت چھوٹا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ۷ یعنی ایمان اور کفر کی سمجھ دی یا پیٹ میں سے نکالا آسانی سے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمن ۱ مترجم گوید نابینائے از فقراء صحابہ بمجلس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آمد و لسوالہائے مکرر تشویش داد و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درا نحالت بدعوت اشراف عرب مشغول بودند پس آنرا مکروہ داشتند و اعراض نمودند خدائے تعالیٰ بر خلق عظیم دلالت فرمود ۱۲ ۲ یعنی فرشتگان از لوح نقل میکنند ۱۲۔

میں اتروا دیا پھر جب چاہے گا اُسے دوبارہ زندہ فرمالے گا۔ کلا بمعنی حقًّا ہے یعنی یہ بات یقینی ہے کہ انسان کافر نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل نہیں کی۔ حالانکہ اس کا فرض تھا کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات جلیلہ کے پیش نظر وہ اس پر ایمان لاتا اور اس کے تمام اوامر و نواہی کی تعمیل کرتا فاقبرہٗ غالب امر کی بنا پر ارشاد فرمایا، کیونکہ مردوں کی غالب اکثریت کو قبروں ہی میں دفن کیا جاتا ہے اس لئے اس آیت سے قبر کے لئے حفر اکھودنے کی فرضیت ثابت کرنا صحیح نہیں **ف۵** فلینظر الانسان یہ ثبوت قیامت پر عقلی دلیل ہے۔ قضبا ترکاریاں۔ غلب گنجان ابًّا گھاس۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے کھانے پینے کی اشیاء کو دیکھے کس طرح ہم نے ان کو پیدا کیا ہے ہم نے آسمان سے مینہ برسایا، پھر زمین کو شق کردیا اور اس میں غلے انگور، ترکاریاں، زیتون، کھجوریں، ہر قسم کے گنجان باغات، میوہ جات اور گھاس پیدا کی۔ یہ تمام چیزیں تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے لئے سامان زندگی ہیں۔ یہ سارے انعامات کس نے عطا کئے ہیں ذرا غور تو کرو اور بتاؤ جو مردہ زمین کو زندہ کرکے اس میں انواع و اقسام نبات پیدا کرسکتا ہے کیا وہ مردوں کو دوبارہ زندہ نہیں کرسکتا ضرور کرسکتا ہے اور کرے گا اور جب وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کریگا اس دن لوگوں کا جو حال ہوگا اس کی کیفیت بھی سن لو **ف۹** فاذا جاءت۔ یہ تخویف اخروی ہے اور اس میں سورت کا دعوی مذکور ہے۔ علی سبیل الترقی یہاں قیامت کی شدت اور ہولناکی کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ ہر شخص کو صرف اپنی جان کی فکر ہوگی۔ یہاں تک آدمی اپنے بھائی، اپنے باپ اور اپنے بیوی بچوں سے بھی دور بھاگے گا اور کوئی کسی کے کام نہیں آسکیگا۔ ہر شخص کو اپنی جان کے لالے پڑے ہوں گے اور وہ اپنے انجام کی فکر میں دوسروں سے بالکل بے خبر اور غافل ہوگا **ف۱۰** وجوہ یومئذ یہ بشارت اخرویہ ہے۔ مسفرۃ مضیئۃ روشن تاباں قیامت کے دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اور مسرت و شادمانی سے کھلے ہوں گے یہ مومنین کے چہرے کھلے و وجوہ یومئذ علیہا غبرۃ یہ تخویف اخروی ہے غبرۃ گرد و غبار، اداسی اور مردنی سیاہی، ذلت و رسوائی۔ اور کچھ چہرے ایسے ہونگے جن پر مایوسی اور مردنی چھائی ہوگی اور ذلت و رسوائی سے سیاہ پڑ جائیں گے۔ یہ کون ہوں گے؟ یہ کفار و فجار ہوں گے جنہوں نے دنیا میں اسلام کی دعوت کو ٹھکرایا اور خدا کے احکام سے بغاوت کی غبرۃ غبار و دخان . . . . . قترۃ ذلۃ و شدۃ (قرطبی) و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾ فَلْيَنْظُرِ
چاہا اٹھا نکالا اسکو ہرگز نہیں پورا نہ کیا جو اس کو فرمایا اب دیکھ لے
الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿٢٤﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾
آدمی اپنے کھانے کو کہ ہم نے ڈالا پانی اوپر سے گرتا ہوا
ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَّ
پھر چیرا زمین کو پھاڑ کر پھر اگایا اس میں اناج اور
عِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾
انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور گھن کے باغ
وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَاِذَا
اور میوہ اور گھاس کام چلانے کو تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے پھر جب ف۹
جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿٣٣﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿٣٤﴾
وہ آئے کان پھوڑنے والی ف۱ جس دن کہ بھاگے مرد اپنے بھائی سے
وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ
اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنی ساتھ والی سے اور اپنے بیٹوں سے ہر مرد کو
مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ
ان میں سے اس دن ایک فکر لگا ہوا ہے جو اس کیلئے کافی ہے اور کتنے منہ اس دن
مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ
چمکتے ہنستے خوشیاں کرتے اور کتنے منہ اس دن
عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ
ان پر گرد پڑی ہے چڑھی آتی ہے ان پر سیاہی یہ لوگ وہی ہیں
الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾
جو منکر ہیں ڈھیٹھ

ع ۱ / ۵

سرِ قیامت پر دلیل عقلی ۱۲
تخویف اخروی ۱۲
بشارت اخروی ۱۲
تخویف اخروی ۱۲

موضح قرآن ف۱ یعنی ایسی سخت اور جس سے لوگوں کے کان بہرے ہو جائیں یہ مراد ہے صور سے۔

سُورۃ التکویر

ربط سورۃ عبس میں بیان کیا گیا تھا کہ قیامت کا دن اس قدر ہولناک ہوگا کہ ہر آدمی اپنے اعزہ و اقارب سے بھی دور بھاگے گا اور ہر آدمی اپنے ہی حال میں مشغول ہوگا۔ اب یہاں اس سے بطور ترقی فرمایا قیامت کے دن حساب کتاب کے بعد تم سیدھے اپنے اپنے ٹھکانوں میں جاؤگے اور ہمیشہ کے لئے ان میں رہوگے۔

خلاصہ

اذا الشمس کورت ــــ تا ــــ واذا الجنۃ ازلفت تخویف اخروی، احوال قیامت کا مجمل خلاصہ بارہ احوال چھ دنیوی اور چھ اخروی
فلا اقسم بالخنس ــــ تا ــــ والصبح اذا تنفس ٥ تخویف اخروی بطور ترقی اور احوال قیامت پر شواہد۔ جواب قسم محذوف ہے۔
انہ لقول رسول کریم ــــ تا ــــ وما ھو بقول شیطٰن رجیم ٥ تمہید برائے زجر آئندہ و اشارہ بدلیل وحی۔ یہ عظیم الشان قرآن ایک معزز، طاقتور اور خدا کے یہاں نہایت مقرب اور امین فرشتہ لے کر آیا ہے۔ یہ کوئی شیطانی کلام نہیں، نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عیاذا باللہ) دیوانے ہیں۔
فاین تذھبون ــــ تا ــــ آخر زجر برائے کفار۔ ایسی عظیم الشان کتاب کے ہوتے ہوئے تم اس سے ہدایت حاصل کیوں نہیں کرتے ہو اور کہاں جا رہے ہو۔ یہ قرآن تمام لوگوں کے لئے نصیحت ہے جو چاہے قرآن کی ہدایت پر عمل کرکے سیدھی راہ اختیار کرے۔
۲ اذا الشمس کورت۔ تخویف اخروی۔ یہاں بارہ احوال مذکور ہیں پہلے چھ احوال قیام قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گے اور پچھلے چھ قیام ساعت کے بعد جب سورج لپیٹ دیا جائے گا یعنی سورج بے نور ہو جائیگا اور اطراف عالم میں پھیلی ہوئی اس کی روشنی کو لپیٹ دیا جائے گا (مدارک) واذا النجوم انکدرت اور جب تارے بے نور ہو جائیں گے۔ اور ٹوٹ کر زمین پر گر پڑینگے۔ واذا الجبال سیرت اور جب پہاڑوں کو زمین سے اکھیڑ کر اس کے ریزے ہوا میں اڑا دیئے جائیں گے واذا العشار عطلت۔ عشار، عشراء کی جمع ہے وہ اونٹنی جس کے حمل پر دس ماہ گذر چکے ہوں۔ عربوں کے یہاں وہ نہایت قیمتی شمار ہوتی ہیں اور اس کے بعد وضع حمل تک وہ ان کو کبھی تنہا نہیں چھوڑتے لیکن جب قیامت ہوگی تو شدت ہول سے یہ قیمتی اونٹنیاں بھی مالکوں کو بھول جائیں گی اور ان کو چرواہوں کے بغیر چھوڑ دیا جائے گا۔ واذا الوحوش حشرت وحشی اور جنگلی جانور جو ہمیشہ آبادیوں اور انسانوں سے دُور بھاگتے اور جنگلوں میں رہتے ہیں قیامت کے خوف وہراس کی وجہ سے آبادیوں کا رُخ کریں گے۔ اور پالتو جانوروں اور انسانوں سے رَل مِل جائینگے۔ جیسا کہ مشاہدہ ہے کہ خوف وہیبت کے وقت جانور انسانوں کے پاس آکر جمع ہو جاتے ہیں۔ اس آیت سے قیامت کے دن حشر بہائم مراد نہیں کیونکہ بہائم کا حشر ان کی موت ہی ہے۔ حضرت ابن عباس رضہ، عکرمہ بربری رح ضحاک بن مزاحم رح، امام غزالی رح اور امام آلوسی رح کا یہی مسلک ہے۔ عن ابن عباس فی قول اللہ (واذا الوحوش حشرت) قال حشر البھا ئم موتھا وحشر کل شئ الموت غیر الجن والانس فانھما یوقفان یوم القیامۃ (ابن جریر ج ۳۰ ص ۶۷، ابن کثیر ج ۴ ص ۴۷۶، معالم وخازن ج ۷ ص ۲۱۲، جامع البیان ص ۵۰۴، مدارک ج ۴ ص ۲۵۱)
عن الضحاک واذا الوحوش حشرت قال حشرھا موتھا (الدر المنثور ج ۶ ص ۳۱۸) وقال عکرمۃ حشرھا موتھا (ابن کثیر ج ۴ ص ۴۷۶)
قال حجۃ الاسلام الغزالی وجماعۃ انہ لا یحشر غیر الثقلین لعدم کونہ مکلفا ولا اھلا للکرامۃ بوجہ (روح ج ۳۰ ص ۵۲)
باقی رہی وہ صحیح حدیث جس میں آتا ہے کہ قیامت کے دن جانوروں کو اٹھایا جائے گا اور بے سینگ والے جانور سینگ والوں سے بدلہ لیں گے تو اس کے بارے میں علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس آیت کی تفسیر کے طور پر وارد نہیں ہوئی اور

ممکن ہے وہ عدل تام سے کنایہ ہو اس لئے یہ حدیث بھی اس مفہوم میں نص نہیں ولیس فی ھذا الباب نص من کتاب او سنۃ معول علیھا یدل علی حشر غیرھما من الوحوش وخبر مسلم والترمذی وان کان صحیحا لکنہ لم یخرج مخرج التفسیر للآیۃ ویجوز ان یکون کنایۃ عن العدل التام والی ھذا القول امیل الخ (روح ج۳۰ ص ۵۲) ۲ے حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں وفزعت الجن الی الانس، والانس الی الجن واختلطت الدواب والطیر والوحوش ماجوا بعضھم فی بعض (ابن جریر ج۳۰ ص ۶۳) حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رح فرماتے ہیں یعنی جنگل کے جانور جو آدمی کے سایہ سے بھاگتے ہیں مضطرب ہو کر شہر میں آگھسیں اور پالتو قسم کے جانوروں میں مل جائیں جیسا کہ اکثر خوف کے وقت دیکھا گیا ہے" ۳ے واذا البحار سجرت اور جب دریا پانی سے بھر دیئے جائیں زلزلۂ قیامت کی وجہ سے سمندر میں ایسا ابال آئیگا کہ تمام دریا پانی سے بھر جائینگے، بلکہ خشکی بھی زیر آب ہو جائے گی۔ یہانتک وہ چھ احوال مذکور ہوئے جو نفخۂ اولیٰ کے بعد ظاہر ہوں گے آگے ان احوال کا بیان ہے جو نفخۂ ثانیہ کے بعد ظہور پذیر ہوں گے۔ واذا النفوس زوجت اور جب روحیں بدنوں سے ملا دی جائیں گی اور تمام مردے زندہ ہو جائینگے یہ نفخۂ ثانیہ کے بعد کے احوال میں سے پہلا حال ہے واذا الموءودۃ سئلت اور جب زندہ درگور لڑکی کے بارے میں اس کو زندہ دفن کرنیوالے سے پوچھا جائیگا کہ اس کو کس جرم میں قتل کیا گیا۔

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

سورۂ تکویر ۱ے مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی انتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝۲ وَ

جب سورج کی ۱ے دھوپ تہ ہو جائے ف۱ اور جب ستارے میلے ہو جائیں اور

اِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝۳ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝۴ وَ

جب پہاڑ چلائے جائیں اور جب بیاتی اونٹنیاں چھٹی پھریں ف۲ اور

اِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝۵ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶ وَ

جب جنگل کے جانوروں میں رول پڑ جائے اور جب دریا ۳ے جھونکے جائیں ف۳ اور

اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝۷ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝۸

جب جیوں کے جوڑے باندھے جائیں ف۴ اور جب بیٹی جیتی گاڑ دی گئی ع کو پوچھیں

بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝۹ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰ وَاِذَا

کہ کس گناہ پر وہ ماری گئی اور جب اعمالنامے کھولے جائیں اور جب

السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝۱۱ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝۱۲ وَاِذَا

آسمان کا پوست اتار لیں ف۱ اور جب دوزخ دھکائی جائے اور جب

الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝۱۳ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ۝۱۴ فَلَاۤ

بہشت پاس لائی جائے جان لے گا ہر ایک جی جو لیکر آیا سو قسم کھاتا

اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝۱۵ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝۱۶ وَالَّيْلِ اِذَا

کھاتا ہوں میں پیچھے جانے والوں ف۲ سیدھے چلنے والوں دبک جانیوالوں کی ف۵ اور رات کی جب

عَسْعَسَ ۝۱۷ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝۱۸ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ

پھیل جائے اور صبح کی جب دم بھرے مقرر یہ کہا ہے ایک بھیجے ہوئے

۱ے تخویف اخروی بارہ احوال قیامت ۱۲۔

۲ے تخویف اخروی ۱۲۔ [illegible] ۳ے تمہید برائے زجر [illegible] رسالت [illegible]

موضح قرآن ف۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو چاہے کہ قیامت کو اس آنکھ سے دیکھے تو وہ سورۂ کورت کو پڑھے اور یہ بھی حدیث میں ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کی طبیعت کی قوت سے ایسا نہیں معلوم ہوتا تھا کہ آپکے اس عمر میں کہ قریب ساٹھ برس کے ہے ایسی کمزوری اور ضعف لاحق ہوگی۔ برخلاف اسکے اب ظاہر ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ ان پانچ سورتوں نے مجھ کو ضعیف کر دیا سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ عم یتساءلون، سورہ کورت کیونکہ ان سورتوں میں اللہ کے عذاب کا حال ہے جو دنیا میں اور آخرت میں پیغمبروں کی مخالفت سے لوگوں پر گذرا ہے اور گذرے گا مذکور ہے اس کے سننے سے اپنی امت کا غم مجھ پر غلبہ کرتا ہے اور غم کا خلاصہ یہی ہے کہ جوان آدمی کو بوڑھا بنا دیتا ہے تفسیر فتح العزیز سے لکھا ہے۔ ف۲۔ بیانے کے قریب اونٹنی بہت عزیز ہوتی ہے بچے اور دودھ کی توقع سے منہ رحمہ اللہ ف۳۔ پانی کا دریا دھواں اور آگ بن جاوے کہ جسکے سبب ہوا نہایت گرم ہو کر محشر کے بے ایمانوں کو دکھ پہنچائے اور تنور کی طرح جھونکنے سے ابلے۔ ف۴۔ یعنی قسم قسم کے گنہگار اکٹھے ہوں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ف۵۔ سات ستارے آسمان میں جدی چال چلتے ہیں ان میں پانچ جو سورج چاند کے سوا ہیں زحل مشتری مریخ۔ زہرہ، عطارد ان کی چال اس ڈھب سے ہے کبھی مغرب سے مشرق کو چلیں یہ سیدھی راہ ہوئی کبھی ٹھٹک کر الٹے پھریں کبھی سورج کے پاس آکر کتنے دنوں تک غائب رہیں۔ ۱۲ منہ ۱۲ ار ح

فتح الرحمن ف۱ یعنی سرخ شود مانند نزی کہ پوست او سلخ کردہ باشد ۱۲۔ ف۲۔ مترجم گوید زحل و مشتری و مریخ و زہرہ و عطارد پنج ستارہ متحیر اند چون سیر کردہ بمقامی رسند از ان باز میگردند و بمقامی کہ طی کردہ بودند اقبال نمایند و چون وقت احتراق آید غائب شوند واللہ اعلم ۱۲۔

واذا الصحف نشرت اور جب اعمالنامے حساب کتاب کے لئے کھولے جائیں گے یا مومنوں اور کافروں کے درمیان ان کے اعمالنامے تقسیم کئے جائیں گے۔ واذا السماء کشطت ، اور جب آسمان چھیل دیئے جائیں گے واذا الجحیم سعرت اور جب دوزخ بھڑکا دیا جائیگا واذا الجنۃ اور جب جنّت نزدیک کردی جائیگی علمت نفس ما احضرت ، یہ تمام قسموں کا جواب ہے جب مذکورہ بالا امور ظاہر ہوں گے یعنی قیامت قائم ہو جائے گی اس وقت ہر شخص کو اپنے اعمالِ خیر و شر معلوم ہوجائیں گے جو اس نے دنیا میں کئے تھے۔

كَرِيمٍ ﴿١٩﴾ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿٢٠﴾ مُّطَاعٍ
عزت والے کا قوّت والا عرش کے مالک کے پاس درجہ پانے والا سب کا مانا ہوا
ثَمَّ أَمِينٍ ﴿٢١﴾ وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ
وہاں کا معتبر ہے اور یہ تمہارا رفیق کچھ دیوانہ نہیں اور اس نے
رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ﴿٢٣﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿٢٤﴾
دیکھا ہے اس فرشتے کو آسمان کے کھلے کنارہ کے پاس اور یہ غیب کی بات بتانے میں بخیل نہیں
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿٢٥﴾ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ﴿٢٦﴾
اور یہ کہا ہوا نہیں کسی شیطان مردود کا پھر تم کدھر چلے جاتے ہو
إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٢٧﴾ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن
یہ تو ایک نصیحت ہے جہان بھر کے واسطے جو کوئی چاہے تم میں سے کہ
يَسْتَقِيمَ ﴿٢٨﴾ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٩﴾ ع ۱ ۲۹ ۶
سیدھا چلے اور تم جبھی چاہو کہ چاہے اللہ سارے جہان کا مالک
سُورَةُ الْانْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعٌ وَاحِدٌ
سورۃ الانفطار مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی انیس آیتیں ہیں اور ایک رکوع
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے
إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ ﴿٢﴾
جب آسمان پھٹ جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں
وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ﴿٤﴾ عَلِمَتْ
اور جب دریا اُبل نکلیں اور جب قبریں زیر و زبر کردی جائیں جان لے
نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا
ہر ایک جی جو کچھ کہ آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا اے آدمی کس

منزل ۷

۲۔ تخویف اخروی ۱۲ ۔ زجر ۱۲

سھ فلا اقسم۔ یہ تخویف اخروی ہے سورۂ عبس کے مقابلہ میں بطور ترقی اور دن رات اور تاروں کے احوال سے قیامت کے دن لوگوں کے مختلف احوال پر شواہد پیش کئے گئے ہیں۔ الخنس ، خانس اور خانسۃ کی جمع ہے سیدھے چل کر پھر واپس آنے والے۔ الجوار، جاریۃ کی جمع ہے۔ تیزی کے ساتھ رواں دواں الکنس کانس اور کانسۃ کی جمع ہے یعنی روشنی دکھانے کے بعد تحت الشعاع آکر چھپ جانے والے عسعس ای ادبر جب رات اپنی تاریکی کیساتھ پیٹھ پھیرتی ہے۔ تنفس ای اسفر جب صبح کا اجالا نمودار ہوتا ہے جسطرح خمسہ متحیرہ، زحل، مشتری، مریخ زہرہ اور عطارد ابتداء سفر میں سیدھے چلتے ہیں پھر الٹے چل کر واپس اپنے مقام میں پہنچ جاتے ہیں اسی طرح تم بھی دنیوی زندگی کا سفر ختم کرکے پھر الٹے پاؤں چل کر جہاں سے آئے تھے وہیں واپس پہنچ جاؤ گے۔ الجوار تیزی کیساتھ سیدھے چلنے والے، اسی طرح تم بھی اپنے مقاموں کیطرف سیدھے چلو گے اور جسطرح تارے روشنی دکھانے کے بعد چھپ جاتے ہیں اسی طرح تم دنیا میں زندگی بسر کرنے کے بعد مر جاؤ گے۔ اور جسطرح رات جاتی ہے اور اسوقت مختلف حالات پیدا ہوتے ہیں۔ اور صبح ہوتی ہے اور مختلف حالات آتے ہیں۔ اسی طرح تم بھی مختلف احوال سے گذرو گے جواب قسم محذوف ہے ای لترکبن طبقا عن طبق بقرینۃ فلا اقسم بالشفق الخ (الانشقاق)

ھ انہ لقول یہ زجر کے لئے تمہید ہے اور دلیل وحی کی طرف اشارہ ہے یعنی عقلی نمونہ تو تم نے سن لیا اب یہ بھی سن لو کہ میں جو کچھ کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ وحی سے کہتا ، ہوں اور وحی وہ فرشتہ لاتا ہے جو بڑی قوت کا مالک اور عرش والے بادشاہ کے نزدیک بڑی عزت اور بڑے مرتبے والا اور امین ہے۔ وہ ساتوں آسمانوں کے فرشتوں میں حاکم مطاع ہے تمام فرشتے اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں مراد جبریل علیہ السلام ہیں۔

موضح قرآن۔ ف۱ یہ حضرت جبریل کی صفت ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ف۲ یعنی سمندر کا پانی زمین پر زور کرے ۱۲۔ ف۳ یعنی جو چیز زمین کی تہ میں تھی اوپر آوے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۶ے وما صاحبکم، یہ مشرکین کے لئے زجر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مجنون کہتے تھے فرمایا آپ مجنون نہیں ہیں۔ قرآن ایسا فصیح و بلیغ اور حکمت و معرفت سے لبریز کلام کسی مجنون کی زبان پر جاری نہیں ہوسکتا۔ آپ وحی لانے والے فرشتے کو بھی افق پر اس کی اصلی شکل میں دیکھ چکے ہیں۔

۷ے وما ھو۔ ضنین کے معنی بخیل کے ہیں یعنی اللہ کی طرف سے جو علوم و معارف آپ پر نازل ہوتے ہیں، ان کی تعلیم و تبلیغ میں آپ بخل نہیں کرتے۔ یہ قرآن وحی الٰہی ہے۔ شیطانی کلام یا شیطانی القاء نہیں ہے۔

فاین تذھبون، تم کدھر جا رہے ہو اور کس قدر بے عقلی کی باتیں کرتے ہو، ایسی عظیم الشان کتاب میں غور و فکر کرکے اس سے ہدایت حاصل نہیں کرتے ہو۔ حالانکہ یہ کتاب تمام جہانوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے۔ تم میں سے ہر اس شخص کے لئے نصیحت ہے جو سیدھی راہ پر اور دین اسلام پر چلنا اور اس پر قائم رہنا چاہے۔ قرآن بے شک تمام بنی آدم کے لئے ہدایت نامہ ہے مگر اس سے فائدہ صرف وہی اٹھائیں گے جو ضد و تعصب سے بالاتر ہو کر انصاف کی نظر سے اس کا مطالعہ کریں گے اور حق و صداقت کی جستجو کا جذبہ بھی ان کے سینوں میں موجزن ہوگا۔

۸ے وما تشاءون۔ لیکن تمہارے ارادے اللہ تعالےٰ کی مشیئت کے تابع ہیں اور ہدایت و ضلالت اللہ کے اختیار میں ہے ہدایت صرف ان کو نصیب ہوتی ہے جو خدا کی طرف انابت اور رجوع کرنے والے ہوں اور ہدایت حاصل کرنا چاہتے ہوں لیکن جو لوگ حق کو سمجھ کر محض ضد و عناد کی وجہ سے حق کو ٹھکراتے ہیں ان کے دلوں پر مہر جباریت لگادی جاتی ہے اور ان کو ہدایت کی توفیق سے محروم کردیا جاتا ہے۔

سُورۃ الانفطار

ربط سورۃ انفطار میں ، التکویر میں مذکور احوال سے صرف چار دنیوی اور اخروی احوال ذکر کئے گئے لیکن اس کے مقابلے میں بطور ترقی ۔ تفصیل تفسیر میں آرہی ہے ۔ اسی طرح اس سُورت میں تخویف اخروی میں بھی ترقی ہے ۔ وہاں مذکور ہوا کہ تم سیدھے اپنے مقامات کی طرف چلو گے اور ان میں قائم رہو گے یہاں فرمایا وماھم عنہا بغائبین یعنی وہ اپنے ٹھکانوں سے کبھی نہ نکلیں گے ۔ سورۃ تکویر میں توحید کا ذکر نہیں ، لیکن انفطار میں نفی شفاعت قہریہ اور نفی کارسازی از غیر اللہ کا بیان آخر میں موجود ہے یوم لا تملك نفس لنفس شیئا ط والامر یومئذ للہ ۵

خلاصہ

اذا السماء انفطرت ـــــ تا ـــــ واذا القبور بعثرت ۔ تخویف اخروی ۔ احوال قیامت کا ذکر سورتِ سابقہ سے علی سبیل الترقی
یاایھا الانسان ـــــ تا ـــــ فی ای صورۃ ماشاء رکبك ۵ زجر ۔ اے انسان ، ایسے مہربان ربّ سے تجھے کس چیز نے غافل کر دیا ہے اس نے تجھے پیدا کیا اور تجھے حسن وجمال عطا فرمایا ۔ اس کا تو تجھے شکر ادا کرنا چاہیئے تھا
کلا بل تکذبون بالدین ـــــ تا ـــــ یعلمون ما تفعلون متعلق بہ زجر ہے ۔ تم قیامت کو نہیں مانتے ہو حالانکہ تمہارے اعمال کا پورا پورا حساب رکھا جا رہا ہے
ان الابرار لفی نعیم بشارت اخرویہ وان الفجار لفی جحیم ۵ ـــــ تا ـــــ ثم ما ادرٰك ما یوم الدین ۵ تخویف اخروی ۔ یوم لا تملك نفس لنفس شیئا ط والامر یومئذ للہ ۵ بیان توحید ، نفی شفاعت قہریہ ۔

۲ اذا السماء انفطرت ، تخویف اخروی ۔ حالات قیامت کا بیان سُورتِ سابقہ سے علی سبیل الترقی ۔ آسمان پھٹ جائیگا یعنی چھیلا جانے کے بعد واذا الکواکب انتثرت ۔ اور بے نور ہو جانے کے بعد تارے جھڑ جائیں گے واذا البحار فجرت اور دریا بھر جانے کے بعد جاری کئے جائینگے ۔ و اذا القبور بعثرت اور اہل قبور کو اٹھایا جائے گا ۔
علمت نفس الخ جواب قسم ہے ۔ جب قیامت قائم ہو جائیگی تو ہر نفس کو اپنے تمام اعمال خیر و شر کا علم ہو جائیگا ، کیونکہ ہر شخص کو اس کا اعمال نامہ دیدیا جائے گا جسے پڑھ کر وہ سب کچھ معلوم کرلے گا ۔

۳ یا ایھا الانسان ۔ یہ زجر ہے ۔ اے انسان تجھے اپنے رب کے بارے میں کس چیز نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے کہ تو اس کے احکام سے غافل ہو کر عصیان وطغیان پر کمربستہ ہو چکا ہے وہ نہایت مہربان اور بخشش کرنے والا ہے ۔ اس نے تجھے پیدا کیا ، ہر عضو کو صحیح سالم بنایا اور تمام اعضاء کو متناسب بنا کر قد و قامت ، نقش ونگار اور حسن وجمال کے جس مرتبہ میں چاہا تجھے ڈھالا ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش اور اس کی شان کریمی پر تمہیں مغرور ہو کر اس کی اطاعت سے تجھے غافل نہیں ہو جانا چاہیئے بلکہ اس کی نعمتوں کا شکر کرنا اور اس کی عبادت وطاعت کو اپنا شعار زندگی بنانا چاہیئے ۔

۴ کلا ۔ یہ ماقبل سے ردع کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی سے مغرور ہو کر اس سے غافل نہیں ہونا چاہیئے ۔
بل تکذبون بالدین ۔ یہ ماقبل سے ترقی ہے کہ تم اللہ کے احکام سے غفلت کو ختم کرنے کے بجائے ایک اور بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کر رہے اور سرے سے جزاء وسزاء کو جھٹلا رہے ہو ۔ انتم لا ترتدعون عن ذلك بل تجترؤن علی اعظم منہ حیث تکذبون بالجزاء والبعث راساً (روح ج ۳۰ ص ۶۵)

۵ وان علیکم ۔ تم حشر ونشر اور جزاء وسزاء کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم پر نگران فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے نزدیک عزت والے ہیں اور تمہارے تمام نیک و بد اعمال کو لکھتے رہتے ہیں وہ تمہارے تمام چھوٹے بڑے اور اچھے برُے عملوں کو جانتے ہیں ۔ کیونکہ خلوت وجلوت

میں وہ تمہارے ساتھ ہوتے ہیں۔ یعلمون ما تفعلون اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے صرف ظاہری اعمال ہی کو جانتے ہیں اور دلوں کے ارادوں کو نہیں جانتے ان کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ان الابرار لفی نعیم۔ یہ بشارت اخرویہ۔ نیک لوگ اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے قیامت کے دن ہر قسم کی نعمتوں میں ہونگے **۶** وان الفجار۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ اور اللہ کے نافرمان اور اس کی حدود کو توڑنیوالے دوزخ میں ہوں گے قیامت کے دن فصلِ جزاء اور سزا کے بعد وہ اس میں داخل ہوں گے وما ھم عنہا بغائبین یہ حالت قیامت

غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ﴿٦﴾ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ

بہکا تو اپنے رب کریم پر جس نے تجھ کو بنایا پھر تجھ کو ٹھیک کیا

فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾ كَلَّا بَلْ

پھر تجھ کو برابر کیا ف جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ دیا ہرگز نہیں کہ

تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ﴿٩﴾ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ﴿١٠﴾ كِرَامًا

پر تم جھوٹ جانتے ہو انصاف کا ہونا اور تم پر نگہبان مقرر ہیں عزت والے

كَاتِبِينَ ﴿١١﴾ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ﴿١٢﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي

عمل لکھنے والے جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو بے شک نیک لوگ بہشت

نَعِيمٍ ﴿١٣﴾ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ

میں ہیں اور بے شک گنہگار دوزخ میں ہیں ڈالے جائینگے اس میں انصاف

الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا

کے دن اور نہ ہونگے اس سے جدا ہونے والے اور تجھ کو کچھ خبر ہے کیسا

يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ

ہے دن انصاف کا پھر بھی تجھ کو کیا خبر ہے کیسا ہے دن انصاف کا جس دن

لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ﴿١٩﴾ الربع

کہ بھلا نہ کر سکے کوئی جی کسی جی کا کچھ بھی اور حکم اس دن اللہ ہی کا ہے

سُورَةُ التَّطْفِيفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَثَلَاثُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعٌ وَاحِدٌ

سورہ تطفیف مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھتیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ ﴿١﴾ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ

خرابی ہے گھٹانے والوں کی وہ لوگ کہ جب ماپ کر لیں لوگوں سے تو

۱ع ۱۹ ۲ نفطار

سورت سابقہ سے علی سبیل الترقی ہے۔ دوزخی دوزخ میں اپنے اپنے مقامات میں پہنچ جانے کے بعد ایک لحظہ بھی غائب نہیں ہو سکیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے **۷** وما ادرٰک۔ یوم قیامت کی عظمت وشدت کا بیان ہے۔ فرمایا تمہیں کیا معلوم جزاء و سزاء کا دن کس قدر ہولناک اور فیصلہ کن ہوگا پھر کہتا ہوں تمہیں کیا معلوم یوم جزاء کس قدر ہولناک ہوگا۔ یوم لا تملک الخ سورت سابقہ علی سبیل الترقی بیان توحید ہے اس میں شفاعت قہریہ کی نفی کی گئی ہے اور یوم جزاء کا ایک نہایت ہی ہولناک اور مایوس کن پہلو بیان کیا گیا ہے کہ اس دن کوئی نفس کچھ بھی کسی کے کام نہیں آئے گا۔ مشرکین نے اپنے جن خود ساختہ معبودوں کو شفیع غالب سمجھ رکھا ہے قیامت کے دن وہ اپنے پوجاریوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے اور اس دن سارا کاروبار اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوگا۔ دنیا کے کاروبار میں تو لوگوں کو اختیارات دیئے گئے ہیں، مگر وہاں کسی کو کوئی اختیار نہ ہوگا (والامر یومئذ للہ) وحدہ لا یملک اللہ فی ذلک الیوم احدا شیئا من الامر کما ملکھم فی الدنیا (مظہری ج ۱۰ ص ۲۱۶) اس سے شفاعت انبیاء علیہم السلام اور شفاعتِ مومنین کی نفی نہیں ہوتی، کیونکہ شفاعت اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہوگی اور شفاعت کا اذن تملیک نہیں ہے

۱ متعلق بہ زجر ۱۲

۲ بشارت اخرویہ ۱۲

۳ تخویف اخروی ۱۲

۴ بیان توحید نفی شفاعت قہریہ ۱۲

۵ زجر ۱۲

موضح قرآن ف ٹھیک کیا بدن میں۔ برابر کیا خصلت میں۔

سورۃ انفطار میں آیات توحید

یوم لا تملک نفس لنفس شیئا ط والامر یومئذ للہ ۰ نفی شفاعت قہریہ۔

سُورۃ المُطَفّفِین

ربط سورت سابقہ کی نسبت اس میں احوال قیامت کا بیان علی سبیل الترقی ہے۔ سورۃ انفطار میں مذکور تھا کہ تم دوزخ سے کبھی نکل نہ سکوگے اب سورۃ مطففین میں علی سبیل الترقی بیان ہوگا کہ سب کے نام مخصوص رجسٹروں میں درج ہوں گے اور کوئی شخص کسی کی سفارش سے اپنا نام وہاں سے خارج نہیں کرا سکے گا۔

خلاصہ

ویل للمطففین ــــ تا ــــ یوم یقوم الناس لرب العٰلمین ٥ یہ، جو لوگ ناپ تول میں بددیانتی کرکے لوگوں کا مال کھاتے ہیں کیا وہ خدا کے یہاں قیامت کے دن حاضر نہیں ہوں گے؟

کلا ان کتٰب الفجار ــــ تا ــــ کتٰب مرقوم ٥ تخویف اخروی۔ ان فساق و فجار کے نام سجین میں درج ہوں گے اور وہاں سے نام خارج نہیں کرا سکیں گے۔

ویل یومئذ للمکذبین ــــ تا ــــ وما یکذب بہ الا کل معتد اثیم ٥ قیامت کو جھٹلانیوالوں پر زجر۔ اذا تتلیٰ علیہ اٰیٰتنا قال اساطیر الاولین ٥ یہ جھٹلانے والوں پر شکوی ہے۔

کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون ــــ تا ــــ ھذا الذی کنتم بہ تکذبون ٥ تخویف اخروی ہے۔

کلا ان کتٰب الابرار لفی علیین ٥ ــــ تا ــــ یشرب بہا المقربون ٥ بشارت اخرویہ۔ ابرار و اخیار کے نام علیین میں درج ہوں گے وہ نعیم جنت میں مسرور و شاداں ہوں گے اور اعلیٰ قسم کے مشروبات سے ان کی تواضع ہوگی۔

ان الذین اجرموا کانوا من الذین اٰمنوا یضحکون ٥ تا آخر زجر برائی مشرکین و تخویف اخروی۔ مشرکین دنیا میں مسلمانوں کو نہایت حقیر سمجھتے تھے اور انھیں دیکھ کر ان پر ہنستے تھے اور ان کو گمراہ سمجھتے تھے۔ آج (قیامت کے دن) مؤمنین کافروں پر ہنسیں گے اور اس طرح ان سے انتقام لیا جائے گا۔

۲ے ویل للمطففین یہ زجر ہے۔ علی الناس کا متعلق محذوف ہے جو اکتالوا کے فاعل سے حال ہے۔ ای مضربین علی الناس یا یہ اکتالوا سے متعلق ہے قال الفراء من وعلی یعتقبان فی ھذا الموضع لانہ حق علیہ فاذا قال اکتلت علیك فکانہ قال اخذت ما علیك (مدارک) ان کم تولنے والوں کے لئے ہلاکت اور ویل ہے جو لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا وصول کر لیتے ہیں، بلکہ اپنے حق سے زیادہ لے لیتے ہیں، اور جب دوسروں کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو ان کے حق سے ان کو کم دیتے ہیں ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ انھیں چاہیئے کہ وہ خدا سے ڈریں جو ظلم و زیادتی کی ان کو سخت سزا دے گا۔

۳ے الا یظن۔ یہ لوگ دوسروں کی حق تلفی میں اس طرح منہمک ہیں گویا اس پر انھیں کوئی مواخذہ نہیں ہوگا وہ سمجھتے ہیں کہ قیامت کے دن میں جو نہایت شدید اور ہولناک ہوگا انہیں نہیں اٹھایا جائیگا اور ان سے اس ظلم و زیادتی کا حساب کتاب نہیں لیا جائیگا حالانکہ اس دن میں تمام انسانوں کو اٹھایا جائے گا اور سب رب العالمین اور احکم الحاکمین کے سامنے پیش ہوں گے جو پورا پورا حساب کرے گا اور مظلوموں کو ظالموں سے ان کا حق دلوائے گا اور پھر ظالموں کو ظلم و عدوان کی سخت سزا بھی دے گا۔

۴ے کلا ان کتٰب الفجار۔ یہ تخویف اخروی ہے کلا بمعنی حقا ہے سجین تحت الثری میں ایک مقام جس میں کافروں کی روحیں قیامت تک محبوس رہیں گی۔ وہیں ان کے اعمالنامے محفوظ ہوتے ہیں وہاں ایک دفتر (رجسٹر) بھی ہے جس میں تمام کافروں کے نام درج کئے جاتے ہیں و سجین علم لکتاب جامع دون فیہ اعمال الشیاطین و اعمال الکفرۃ والفسقۃ من الثقلین (ابوالسعود)

قال عبد اللّٰه بن عمر و قتادة و مجاهد و الضحاك سجين هي الارض السابعة السفلى فيها ارواح الكفار (مظہری اور مرقوم
کے معنی مختوم (مہرزدہ) کے ہیں امر قوم ھھنا المختوم (کبیر) وہ دفتر مہرزدہ ہوگا اس میں نہ کسی کا نام درج کیا جاسکے گا اور نہ کسی کافر
کا نام اس سے خارج کیا جاسکیگا۔ اسی مکتوب رقم لھم بشر لا یزاد فیہم احد ولا ینقص منہم احد (قرطبی ج ۱۹ ص ۲۵۶)
ف۵ ویل یومئذ۔ زجر و تخویف۔ جس دن یہ دفتر اعمال پیش ہوگا یعنی (قیامت کے دن) اس دن جزاء و سزا کا انکار کرنے والوں کے لئے

يَسْتَوْفُونَ ② وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ③

پورا بھر لیں اور جب ماپ کر دیں انکو یا تول کر تو گھٹا کر دیں ف۱

أَلَا يَظُنُّ أُولَٰٓئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ④ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ⑤

کیا خیال ف۲ نہیں رکھتے وہ لوگ کہ ان کو اٹھنا ہے اس بڑے دن کے واسطے

يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَٰلَمِينَ ⑥ كَلَّآ إِنَّ كِتَٰبَ

جسدن کھڑے رہیں لوگ راہ دیکھتے جہان کے مالک کی ہرگز نہیں ف۳ بے شک اعمالنامہ

الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ⑦ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا سِجِّينٌ ⑧ كِتَٰبٌ

گنہگاروں کا سجین میں ہے اور تجھ کو کیا خبر ہے کیا ہے سجین ف۴ ایک دفتر

مَّرْقُومٌ ⑨ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ⑩ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ

ہے لکھا ہوا ف۵ خرابی ہے ف۶ اس دن جھٹلانے والوں کی جو جھوٹ جانتے ہیں

بِيَوْمِ الدِّينِ ⑪ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِۦٓ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ⑫

انصاف کے دن کو اور اس کو جھٹلاتا ہے وہی جو بڑھ نکلنے والا گنہگار ہے

إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ءَايَٰتُنَا قَالَ أَسَٰطِيرُ الْأَوَّلِينَ ⑬ كَلَّا ۖ بَلْ

جب سنائے اس کو ہماری آیتیں کہے نقلیں ہیں پہلوں کی کوئی نہیں ف۷

رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ⑭ كَلَّآ إِنَّهُمْ عَن

پر زنگ پکڑ گیا ہے ان کے دلوں پر جو وہ کماتے تھے کوئی نہیں ف۸ وہ اپنے

رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ⑮ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ ⑯

رب سے اس دن روک دیئے جائینگے پھر مقرر وہ گرنے والے ہیں آگ میں

ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِى كُنتُم بِهِۦ تُكَذِّبُونَ ⑰ كَلَّآ إِنَّ

پھر کہا جائیگا یہ وہی ہے جس کو تم جھوٹ جانتے تھے ہرگز ف۹ نہیں بیشک

كِتَٰبَ الْأَبْرَارِ لَفِى عِلِّيِّينَ ⑱ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا عِلِّيُّونَ ⑲

اعمالنامہ نیکوں کا علیین میں ہے ف۱۰ اور تجھ کو کیا خبر ہے کیا ہے علیین

منزل ۷

ہلاکت و تباہی اور عذاب شدید ہوگا۔ ومایکذب به الخ یہ بھی سورت سابقہ سے علی سبیل الترقی ہے کیونکہ وہاں مکذبین پر زجر تھا اور یہاں زجر کے علاوہ مکذبین کا بیان بھی ہے کہ تکذیب کس قسم کے لوگ کرتے ہیں۔ قیامت کے دن کا انکار صرف وہی کرسکتا ہے جو جہالت اور باپ دادا کی اندھی تقلید میں حد سے گذر چکا ہو اور شہوات نفسانیہ میں منہمک ہو کر ان کے نتائج بد سے غافل ہو چکا ہو۔ اذا تتلی علیه الخ یہ شکوی ہے یہ برائی اور نفس پرستی میں اس قدر منہمک ہوتا ہے کہ خدا کی آیتوں میں ذرہ برابر غور و تدبر نہیں کرسکتا بلکہ ان کو پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں کہہ سکتا ہے **ف۶** کلا بل۔ یہ اس قول باطل سے ردع ہے۔ ان کو قرآن کے بارے میں ایسی باتیں نہیں کہنی چاہئیں۔ بل ماقبل سے ترقی کے لئے ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ان کی بداعمالیوں، کفر و شرک اور فسق و فجور کی وجہ سے

۱ تخویف اخروی ۱۲

۲ زجر برائے مکذبین قیامت ۱۲

۳ شکوی ۱۲

۴ تخویف اخروی ۱۲

۵ بشارت اخروی ۱۲

موضح قرآن ف۱ اس سورت کے نازل ہونے میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینے میں تشریف لے گئے وہاں کے لوگ ماپ و وزن میں بہت چوری کرتے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی اس کو سنکر سب نے وہ بات چھوڑ دی اور پیغمبر اور قرآن کی ہدایت سے درست ہوئے مشہور ہے کہ جب سے ابتک مدینے کے لوگوں کے برابر وزن اور ماپ میں کوئی راستباز نہیں۔ اور بعضے کہتے ہیں مکے میں نازل ہوئی تھی جب حضرت مدینے کو گئے وہاں کے آدمیوں کو اس بلا میں پھنسا دیکھا تب یہ سورت پڑھی۔ لوگوں نے جانا کہ اسوقت نازل ہوئی۔ عطاء مکی نے کہا ہے کہ مدینے کی راہ میں اتری ہجرت کے وقت یہ فائدہ تفسیر فتح العزیز سے لکھا۔ ف۲ سجین ایک مکان کا نام ہے کہ بہت تنگ اور تاریک ہے کہتے ہیں کہ وہ ساتوں زمین کے نیچے ہے۔ بدکاروں کی روح کو پہلے آسمان پر لے جاتے ہیں وہاں دخل نہیں ملتا پھر زمین پر لاتے ہیں کوئی جگہ قبول نہیں کرتی تب اس کو اسی تاریک مکان میں جہاں ایک سیاہ پتھر جس سے بدبو اور دھواں نکلتا ہے پڑا ہے اسکی اسم نویسی کے بعد اسی کے نیچے رکھتے ہیں قیامت تک وہیں رہتے ہیں۔ یہ فائدہ تفسیر فتح العزیز سے لکھا ف۳ یعنی ان کے نام وہاں داخل ہوتے ہیں مگر وہیں پہنچتے ہیں ف۴ علیین ایک مکان کا نام ہے جسکا سر ساتوں آسمانوں کے اوپر عرش مجید کے داہنے پائے سے ملا ہوا اور نیچے سدرۃ المنتہی تک بہت بلند اور کشادہ اسکو دفتر قرار دیا ہے اللہ تعالی کے مقربوں کی روح وہاں پہنچتی ہے اور رہتی ہے اور عام مسلمانوں کی وہاں پہنچ کر پھر انکی اسم نویسی ہو کر اپنے درجے کے موافق والے آسمان میں یا زمین و آسمان کے بیچ یا چاہ زمزم میں رہتی ہے اور ایک طرح کا علاقہ قبر سے بھی اسکو رہتا ہے۔ یہ فائدہ فتح العزیز سے لکھا

ان کے دلوں پر زنگ لگ چکا ہے اور ان میں حق بات کو سمجھنے کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہی ۷ کلا انہم۔ کلا بمعنی حقا ہے یقیناً کفار و مشرکین قیامت کے دن
اللہ تعالیٰ کی نظرِ رحمت سے محجوب و محروم ہوں گے پھر ان کو جہنم میں داخل کیا جائیگا اور ان سے کہا جائیگا یہی ہے وہ جہنم جس کا تم دنیا میں انکار کیا کرتے تھے ۸
کلا ان کتب الابرار۔ یہ بشارت اخرویہ ہے اور کلا بمعنی حقاً ہے۔ علیّین ساتویں آسمان پر عرشِ عظیم کے نیچے ایک مقام ہے جو انبیاء علیہم السلام
اور ابرار و اخیار کی روحوں کا مسکن ہے اس میں مؤمنوں کے اعمالنامے رکھے جاتے ہیں اور اس کے دفتر میں مومنوں کے نام درج کئے جاتے ہیں ابرار کے لئے یہ

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ
ایک دفتر ہے لکھا ہوا اس کو دیکھتے ہیں نزدیک والے یعنی فرشتے بے شک ۹ نیک لوگ
لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِيْ
ہیں آرام میں تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہوں گے پہچان لے تو
وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾
ان کے منہ پر تازگی آرام کی ان کو پلائی جاتی ہے شراب خالص مہر لگی ہوئی
خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنٰفِسُوْنَ ﴿٢٦﴾
جس کی مہر جمتی ہے مشک پر اور اس پر چاہیے کہ ڈھکیں ڈھکنے والے
وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾
اور اسکی ملونی ہے تسنیم سے وہ ایک چشمہ ہے جس سے پیتے ہیں نزدیک والے
اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿٢٩﴾
وہ لوگ ۱۳ جو گنہگار ہیں تھے ایمان والوں سے ہنسا کرتے
وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْآ اِلٰى
اور جب ہو کر نکلتے انکے پاس کو تو آپس میں آنکھ مارتے اور جب پھر کر جاتے اپنے
اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْآ اِنَّ
گھر پھر جاتے باتیں بناتے اور جب ان کو دیکھتے کہتے بیشک
هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿٣٢﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٣٣﴾ فَالْيَوْمَ
یہ لوگ بہک رہے ہیں اور ان کو بھیجا نہیں ان پر نگہبان بنا کر ۱۴ سو آج
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ
ایمان والے منکروں سے ہنستے ہیں تختوں پر بیٹھے
يَنْظُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾
دیکھتے ہیں اب بدلا پایا ہے منکروں نے جیسا کچھ کرتے تھے

ع ۳۶ / ۸

۱ زجر برائے مشرکین و تخویف ۱۲

لکھا جا چکا ہے کہ وہ موت کے بعد پہلے علیّین میں جائینگے جس دفتر (رجسٹر) میں مومنوں کے نام درج کئے جاتے ہیں وہاں کتابت و اندراج کے وقت مقرب فرشتے موجود ہوتے ہیں۔ یشھدہ المقربون یعنی الملائکۃ الذین ھم فی علیّین یشھدون و یحضرون ذلک المکتوب (کبیر ج ۸ ص ۵۰۵) ۹ ان الابرار۔ مؤمنین جنت کی نعمتوں میں ہوں گے تختوں پر تکیہ لگائے اللہ تعالیٰ کے انعامات کی طرف دیکھ رہے ہوں گے ان کے چہروں سے نعیم جنت کی خوشی کے آثار نمایاں ہونگے اور ان کے چہرے تر و تازہ اور مسرت و شادمانی سے چمک رہے ہونگے۔ انھیں خالص، سفید اور نہایت اعلیٰ شراب پلائی جائیگی جو سربمہر ہوگی اور ان سے پہلے کسی نے اس کو ہاتھ تک نہ لگایا ہوگا اور اس کی مہر بھی کستوری کی ہوگی۔ جس شراب پر مہر لگانے کا مسالہ کستوری ہو اس سے اندازہ لگالیں کہ وہ شراب کس قدر عمدہ اور قیمتی ہوگی۔ و فی ذلک فلیتنافس المتنافسون رغبت کرنے والوں کو ایسی نعمتوں میں رغبت کرنی چاہیئے اور انکو حاصل کرنیکی کوشش کرنی چاہیئے اور اس رحیق (شراب خالص) میں تسنیم (ایک نہایت ہی اونچے درجہ کی شراب) کی آمیزش ہوگی جس کا عرش سے چشمہ ابلتا ہوگا اور اسے صرف مقربین ہی پیئیں گے ۱۰ ان الذین۔ یہ مشرکین کے لئے زجر ہے۔ مشرکین قریش، فقراء مؤمنین پر بطور استہزاء ہنستے تھے اور جب کبھی مسلمان ان کے پاس سے گذرتے تو متکبرین قریش استحقار و تمسخر کے طور پر آنکھوں اور ابروؤں سے ان کی طرف اشارے کرتے تھے اور جب اپنے گھروں کو واپس آتے تو بہت خوش ہوتے کہ آج ان فقراء سے استہزاء و تمسخر کا خوب مزہ آیا۔ واذا رأوھم جب مشرکین مسلمانوں کو دیکھتے تو یہ کہتے یہ لوگ گمراہ ہیں، حالانکہ ان کو مسلمانوں پر نگران مقرر نہیں کیا گیا تھا اور نہ انکو ان کی گمراہی اور ہدایت کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا کہ وہ ان کی ہدایت و ضلالت کا فیصلہ کرتے پھریں ۱۱ فالیوم۔ دنیا میں مشرکین مسلمانوں پر ہنستے اور انکا تمسخر اڑاتے تھے۔ آج قیامت کے دن مسلمان جنت میں تختوں پر بیٹھے کافروں کو دوزخ میں زنجیروں سے جکڑے دیکھ کر ہنسیں گے ھل ثوب الکفار استفہام تقریر کے لئے ہے یعنی مشرکین و کفار دنیا میں جو کچھ کیا کرتے تھے اس کی ان کو پوری پوری سزا مل گئی۔

موضح قرآن ۱۰ شراب کی نہریں ہیں ہر کسی کے گھر میں لیکن یہ شراب نادر ہے جو ان پر مہر رہتی ہے اور انکی قدر کے موافق مہر جمتی ہے مشک پر ۱۲ تسنیم لغت میں اسے کہتے ہیں کہ شربت کے اوپر اسکو خوشبو یا مزے کیواسطے جیسے گلاب اور بید مشک ڈالتے ہیں اور یہاں بہشت کے ایک چشمے سے مراد ہے کہ بہت پاک اور لذیذ شراب ہے سمیں سے مقربین اور سابقین صرف اسی چشمے کو پیتے ہیں اور ابرار اصحاب یمین کو سمیں سے تھوڑا ملا کر دوسری شراب میں دیتے اور وہ چشمہ ہوا پر جاری ہوگا عرش کے نیچے۔ یہ فائدہ تفسیر فتح العزیز سے لکھا۔

سُورۃ الانشقاق

ربط سورۃ التطفیف میں مذکور ہوا کہ تم کسی حیلے بہانے سے اپنے مقامات سے نکل نہیں سکو گے۔ یہاں علی سبیل الترقی فرمایا لترکبن طبقا عن طبق کہ تم دوزخ سے نہیں نکل سکو گے اور تم پر وہاں کئی حالات آئینگے اور تمہیں مختلف قسم کی ہولناک سزاؤں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ فلا اقسم بالشفق الخ میں اس پر شواہد ذکر کئے گئے۔ نیز سورۃ التطفیف میں برُے کام کرنے والوں کی ایک مثال ذکر کی گئی۔ ویل للمطففین۔ اور یہاں نیک کاموں کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ یا یھا الانسان انك کادح ۔ الآیۃ۔

خلاصہ

اذا السمآء انشقت ــــ تا ــــ واذنت لربھا وحقت ٥ تخویف اخروی۔ آسمان پھٹ جائیں گے اور زمین سب کچھ اگل دے گی یہ آخرت کے ابتدائی احوال ہیں یا یھا الانسان انك کادح ۔ الآیۃ۔ اعمال صالحہ کی ترغیب ہے" اے انسان ایک وقت آنے والا ہے کہ تو اپنے رب سے ملیگا، اس لئے اب وقت ہے نیک کام کر لے۔

فاما من اوتی کتٰبہ بیمینہ ــــ تا ــــ وینقلب الی اھلہ مسرورا ٥ بشارت اخرویہ۔ قیامت کے دن جن کو داہنے ہاتھوں میں اعمالنامے دیئے جائیں گے ان کا حساب نہایت آسان ہوگا اور وہ خوش وخرّم اپنے گھروں کو لوٹیں گے۔

واما من اوتی کتٰبہ وراء ظھرہ ــــ تا ــــ بلی ان ربہ کان بہ بصیرا ٥ تخویف اخروی۔ اور جن کو پیٹھ کے پیچھے سے اعمالنامے دیئے جائیں گے، ان کے لئے ہلاکت ہوگی اور وہ دوزخ میں داخل ہوں گے

فلا اقسم بالشفق ــــ تا ــــ لترکبن طبقا عن طبق ٥ تخویف اخروی بطور ترقی از سورت سابقہ اور ذکر شواہد فما لھم لا یؤمنون ٥ الآیتین۔ زجر برلئے مشرکین۔ کیسے نادان ہیں کہ ایسے بیانات کے باوجود ایمان نہیں لاتے اور قرآن کے احکام کے سامنے نہیں جھکتے۔ بل الذین کفروا یکذبون ٥ ماننے کے بجائے وہ جھٹلاتے ہیں۔ ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔ الا الذین اٰمنوا الآیۃ۔ البتہ مؤمنین مانتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں ان کے لئے غیر متناہی اجر وثواب ہے۔

۲ اذا السمآء۔ تخویف اخروی۔ آخرت کے ابتدائی احوال کا بیان۔ جب آسمان پھٹ جائیں گے آسمانوں کا پھٹنا اللہ کے امر سے ہوگا جب اللہ کا امر ہوگا آسمان اس کے امر کی اطاعت کریں گے اور ان کے لائق ہے کہ وہ اللہ کے حکم کو سُنیں اور اسکی تعمیل کریں یہ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے نفاذ سے کنایہ ہے۔ آسمانوں میں کوئی ایسی چیز موجود نہیں جو ان کے توڑنے پھوڑنے پر قدرت خداوندی کی تاثیر سے مانع ہو والمعنی انہ لم یوجد فی جرم السماء ما یمنع من تاثیر قدرۃ اللہ تعالی فی شقھا وتفریق اجزائھا الخ (کبیر ج ۸ ص ۵۰۹)

۳ واذا الارض۔ اور جب زمین پھیلا دی جائیگی۔ قیامت کے دن زمین کی وسعت میں اضافہ کردیا جائے گا تاکہ اولین وآخرین اس میں سما سکیں۔ والقت ما فیھا۔ زمین اپنے اندر مدفون مردوں کو باہر پھینکدیگی۔ اور اپنے پیٹ کی ہر چیز کو باہر نکال کر خالی ہو جائے گی یہ بھی امرِ الٰہی ہوگا اور کیا مجال زمین کی کہ وہ امرِ الٰہی سے سرتابی کرے۔ اذا کا جواب محذوف ہے جس پر مابعد قرینہ ہے ای یلاقی الانسان ما کدح الخ (مظہری)

۴ یا یھا الانسان۔ یہ اعمال صالحہ بجالانے کی ترغیب ہے۔ کادح۔ جاھد، ساع۔ (مدارک۔ مظہری) الی ربك ای طول حیاتك الی لقاء ربك ای الی الموت (روح ج ۳۰ ص ۷۹) ملاقیہ کی ضمیر مجرور کدح کی طرف راجع ہے۔ انسان تادمِ آخریں زندگی بھر سعی مسلسل اور عمل پیہم میں مصروف ہے اور آخر قیامت کے دن اپنی جد وجہد کا ثمرہ پائیگا۔ اس لئے انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنی زندگی میں اعمال صالحہ کا ذخیرہ جمع کرنے کی کوشش کرے۔ اگر نیک کام کرے گا تو اعمالنامہ داہنے ہاتھ میں ملے گا اور اگر کفر وشرک کرے گا

تو اعمالنامہ پس پشت سے دیا جائے گا۔ ۵ فاما من اوتی ۔ یہ بشارت اخرویہ ہے۔ جو لوگ دنیا میں ایمان لائے اور نیک کام کئے قیامت کے
دن ان کے اعمالنامے ان کے داہنے ہاتھوں میں دیئے جائینگے اور ان کا حساب نہایت آسان ہوگا اور وہ خوش وخرم اور شادان و فرحاں جنت میں
اپنے گھروں کو لوٹیں گے۔ واما من اوتی کتبہ وراء ظہرہ۔ کفار ومشرکین کو ان کے اعمالنامے بائیں ہاتھوں میں دیئے جائینگے اور وہ ہلاکت
وموت کی تمنا کریں گے تاکہ ان کو عذاب نہ ہو، لیکن انکی یہ آرزو کبھی پوری نہیں ہوگی اور ان کو جہنم میں داخل کردیا جائیگا وراء ظہرہ سے مراد یہ ہے

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

سورۃ انشقاق [۱] مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی پچیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝۱ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝۲ وَاِذَا
جب [۲] آسمان پھٹ جائے اور سن لے حکم اپنے رب کا اور وہ آسمان اسی لائق ہے [۱] اور جب
الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝۳ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝۴ وَاَذِنَتْ
زمین [۳] پھیلا دی جائے اور نکال ڈالے جو کچھ اس میں ہے اور خالی ہو جائے [۲] اور سن لے حکم
لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝۵ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى
اپنے رب کا اور وہ زمین اسی لائق ہے [۳] اے [۴] آدمی تجھ کو تکلیف اٹھانی ہے اپنے
رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝۶ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝۷
رب تک پہنچنے میں سہہ کر پھر اس سے ملنا ہے سو جسکو [۵] ملا اعمالنامہ اسکا داہنے ہاتھ میں
فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝۸ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ
تو اس سے حساب لیں گے آسان حساب اور پھر کر آئیگا اپنے لوگوں کے
مَسْرُوْرًا ۝۹ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝۱۰ فَسَوْفَ
پاس خوش ہو کر اور جس کو ملا اس کا اعمالنامہ پیٹھ کے پیچھے سے سو
يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝۱۱ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝۱۲ اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ
وہ پکاریگا موت موت اور پڑے گا آگ میں [۶] وہ تو رہا تھا اپنے گھر میں
مَسْرُوْرًا ۝۱۳ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝۱۴ بَلٰۤى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ
بے غم [۷] اس نے خیال کیا تھا کہ پھر کر نہ جائے گا کیوں نہیں اس کا رب
كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝۱۵ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝۱۶ وَالَّيْلِ وَمَا
اسکو دیکھتا تھا [۸] سو [۹] قسم کھاتا ہوں شام کی سرخی کی اور رات کی اور جو جو چیز

منزل ۷

کہ اس کا سینہ چیر کر اس کا بایاں ہاتھ پیٹھ سے باہر نکال دیا جائے گا اور اس طرح بائیں ہاتھ میں اس کو نامہ اعمال دیا جائیگا۔ (قرطبی۔ مظہری)
ثبورا۔ ہلاکت ۶ انہ کان۔ کافر دنیا میں اپنے اہل وعیال میں نہایت خوش وخرم رہتا تھا اور آخرت کی اسے کوئی فکر ہی نہ تھی اور وہ سمجھتا تھا کہ وہ دوبارہ زندہ نہیں ہوگا اور نہ اُسے حساب کتاب دینا ہوگا۔ بھلا یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام اعمال سے باخبر ہے وہ ضرور اسے دوبارہ زندہ کرکے اس کے اعمال کی اس کو جزاء دے گا۔ لن یحور ای لن یرجع حیا۔
۷ فلا اقسم۔ یہ قیامت میں احوال مختلفہ پر شواہد ہیں۔ شفق وہ سرخی جو غروب آفتاب کے بعد نمودار ہوتی ہے اس پر بھی کئی حالات آتے ہیں۔ رات اور رات جن چیزوں پر مشتمل ہوتی ہے، رات پر بھی کتنے ہی حالات وارد ہوتے ہیں۔ اور چاند جب کامل ہو جائے اس پر کئی حالات آتے ہیں۔ جس طرح غروب آفتاب کے بعد شفق اس کے بعد رات اور اس کے مختلف حصے، پھر طلوع اسی طرح چاند پہلے دن سے لے کر تام اور بدر ہونے تک مختلف حالات سے گذرتا ہے۔ یہ شواہد ہیں کہ قیامت کے دن تم بھی مختلف احوال سے گذرو گے۔ ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر اور ایک حال سے دوسرے حال میں پہنچو گے۔ یہ عذاب اور ثواب دونوں کے مختلف درجات و احوال کی طرف اشارہ ہے والمعنی لترکبن احوالا بعد احوال ھی طبقات
فی الشدۃ بعضہا ارفع من بعض وھی الموت وما بعدہ من القیامۃ واھوالہا الخ (روح ج ۳۰ ص ۲۸)۔ الشعبی۔

[حاشیہ: ۶ تخویف اخروی ۱۲]
[حاشیہ: ۷ ترغیب اعمال صالحہ ۱۲]
[حاشیہ: ۸ بشارت اخرویہ ۱۲]
[حاشیہ: ۹ تخویف اخروی ۱۲]
[حاشیہ: ۱۰ تخویف اخروی ثانیہ ترقی از سورت سابقہ و ذکر شواہد ۱۲]
[حاشیہ: مع ۷ عند المتاخرین ۱۲]

موضح قرآن ف [۱] یعنی آسمان بے حکم نہیں۔ ف [۲] نگاہ ڈالے مرئے ف [۳] یعنی عذاب کے درد سے موت مانگے گا۔ ف [۴] یعنی دنیا میں آخرت سے بے فکر تھا۔ ف [۵] اب اس کے عمل کی جزا دیا چاہیے۔

فتح الرحمن ف [۱] یعنی اموات را بر تابد ۱۲۔ ف [۲] حساب روز آخرت بودنی است ۱۲۔

لتركبن يا محمد سماء، و درجة بعد درجة، و رتبة بعد رتبة في القربة من الله تعالى (قرطبی ج ۹ اص ۲۷۰)

ف۵ فما لهم یہ زجر ہے ان کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے حالانکہ ان کے اعراض و انکار کی کوئی معقول وجہ موجود نہیں اور جب ان کو قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو عاجزی اور خشوع و خضوع نہیں کرتے اور اس کے احکام کے سامنے سر نہیں جھکاتے۔ بل الذین کفروا یکذبون ماقبل سے ترقی ہے وہ قرآن کو سن کر نہ صرف سجدہ نہیں کرتے، بلکہ وہ تو سرے سے اس کو مانتے ہی نہیں اور اس کو جھٹلاتے ہیں لیکن جو کچھ وہ جمع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے اور اس کی ان کو پوری پوری سزا دے گا۔

وَسَقَ ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ

اور سمیٹ لاتی ہیں اور چاند کی جب پورا بھر جائے کہ تم کو چڑھنا ہے سیڑھی پر

طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ

سیڑھی ف۱ پھر کیا ہوا ہے ان کو جو یقین نہیں لاتے اور جب پڑھیے ان کے پاس

الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴿۲۱﴾ السجدة بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾

قرآن وہ سجدہ نہیں کرتے اوپر سے اور یہ کہ منکر جھٹلاتے ہیں

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾

اور اللہ خوب جانتا ہے جو اندر بھر رکھتے ہیں ف سو خوشی سنا دے انکو عذاب دردناک کی

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ

مگر جو لوگ کہ یقین لائے اور عمل کئے بھلے ان کے لئے ثواب

غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾ ع

ہے بے انتہا

سجدة ۱۳ — ع ۱ / ۲۵ / ۹

تخویف اخروی ۱۲

بشارت اخرویہ ۱۲

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

سورۂ بروج ف۱ مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی بائیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالسَّمَاۤءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ

قسم ہے ف۲ آسمان کی جس میں برج ہیں ف۲ ف۳ اور اس دن کی ف۳ جس کا وعدہ ہے ف۴ اور اس دن کی جو حاضر ہوتا ہے

وَّمَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ

اور اس کی کہ جس کے پاس حاضر ہوتے ہیں ف۵ مارے گئے کھائیاں کھودنے والے آگ ہے بہت

الْوَقُوْدِ ﴿۵﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿۶﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ

ایندھن والی جب وہ اس پر بیٹھے اور جو کچھ وہ کرتے

ما یوعون جو کفر و عداوت وہ اپنے دلوں میں جمع کر رہے ہیں بما یجمعون فی الصدور من الکفر والعداوة (مظہری)

ف۶ فبشرھم۔ یہ مشرکین کے لئے تخویف اخروی ہے۔ ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ کفر و انکار کی ان کو سخت ترین سزا دی جائے گی۔

الا الذین آمنوا۔ استثناء متصل ہے اور مطلب یہ ہے کہ کفار میں سے جو ایمان لے آئیں گے وہ عذاب سے بچ جائیں گے یا استثناء منقطع ہے۔ مطلب یہ ہے لیکن مومنوں کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا اور نہ کم ہوگا۔

موضح قرآن

ف۱ یعنی ان کے دلوں میں اللہ کے احکام کی نافرمانی اور انکار اور مخالفت اور دنیا کی زندگانی کی محبت اور خوشی بھری ہے۔ یہ فائدہ تفسیر فتح العزیز سے لکھا۔ ف۲ اس سورہ کے نازل ہونے کا سبب۔ مکے کے کافر مسلمانی کے باعث مسلمان پر ہر طرح اذیت پہنچاتے تھے وہ اس کا شکوہ حضرت پاس لے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آویگا کہ اس کا بدلہ تم لو گے۔ جب کافروں نے یہ سنا طعنہ مارنے اور ٹھٹھا کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ایسے کمزور لاچار ذلیلوں کو کیا قدرت ہے کہ ہم سے بدلا لے سکیں۔ اگر ہماری عزت اور ان کی ذلت اللہ کو منظور نہ ہوتی تو ہم ان پر کیونکر غالب ہوتے۔ سو ہمارے نصیب میں اللہ کا فضل ہے اور ان کے نصیب میں خرابی۔ حق تعالیٰ نے ان کے جواب میں یہ سورت بھیجی، تفسیر فتح العزیز سے لکھا۔ ف۳ سب شہروں میں حاضر ہوتا ہے۔ جمعہ کا دن اور سب حاضر ہوتے ہیں عرفہ کے دن حج میں۔

فتح الرحمٰن

ف۱ یعنی ہول موت بعد ازاں سوال منکر و نکیر و بعد ازان حشر و حساب و مرور بر صراط و بعد ازان دوزخ یا بہشت ۱۲۔ ف۲ یعنی بروج دوازدہ گانہ ۱۲ ف۳ یعنی روز قیامت ۱۲ ف۴ یعنی روز جمعہ ۱۲ ف۵ یعنی روز عرفہ ہر آئینہ مجازات متحقق است ۱۲۔

سُورۃ البروج

ربط | اس سورت میں احوال قیامت پر شواہد کا ذکر ہے سورۂ سابقہ سے بطور ترقی نیز اس سورت میں توحید کا ذکر ہے

خلاصہ

والسمآء ذات البروج ــــ تا ــــ وشاھد ومشھود ہ احوال قیامت پر شواہد۔
قتل اصحٰب الاخدود ــــ تا ــــ العزیز الحمید ہ متعلق بشاہد سوم بطریق لف ونشر غیر مرتب۔ کفار دنیا میں مسلمانوں کو ایذائیں دیتے تھے اور اس پر شاہد ہوتے تھے۔ قیامت کے دن اس کے برعکس معاملہ ہوگا
الذی لہ ملک السمٰوٰت۔ الاٰیۃ۔ بیان توحید علیٰ سبیل الترقی یعنی سب کچھ اللہ تعالیٰ کے قبضہ وتصرف میں ہے اور وہی حاضر وناظر ہے لہٰذا حاجات ومصائب میں صرف اسی کو پکارو۔ ان الذین فتنوا المؤمنین۔ الاٰیۃ۔ تخویف اخروی۔ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت الاٰیۃ بشارت اخرویہ۔ ان بطش ربک لشدید ہ یہ شاہد دوم سے متعلق ہے جس طرح قیامت کا وعدہ سخت ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی گرفت بھی نہایت سخت ہے۔
انہ ھو یبدئ ــــ تا ــــ فعال لما یرید ہ متعلق بشاہد دوم۔
ھل اتٰک حدیث الجنود ہ ــــ تا ــــ واللہ من ورآئھم محیط ہ پہلے شاہد سے متعلق ہے جس طرح آسمان تم کو محیط ہے اور تم اس سے باہر کہیں نہیں بھاگ سکتے اسی طرح اللہ تعالیٰ سب کو محیط ہے سب کچھ جانتا ہے اور کوئی اس کے عذاب سے نہیں بھاگ سکتا۔
بل ھو قرآن مجید ــــ تا ــــ آخر بل الذین کفروا سے متعلق ہے۔

ل والسمآء۔ یہ ثبوت قیامت پر شاہد اوّل ہے اور جواب قسم محذوف ہے۔ یہ آسمان جو تمہیں احاطہ کئے ہوئے ہے اور جس کے گھیرے سے تم نکل کر کہیں نہیں جا سکتے یہ اس پر شاہد ہے کہ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں محیط ہے اور قیامت کے دن تم اس کے عذاب سے کہیں نکل بھاگ نہیں سکو گے۔ بروج سے بارہ برج مراد ہیں جن کو سورج سال بھر میں اور چاند ایک ماہ میں طے کر لیتا ہے یا اس سے اٹھائیس منازل قمر مراد ہیں (کبیر)

ک والیوم۔ یہ ثبوت قیامت پر دوسرا شاہد ہے اور اس قسم کا جواب محذوف ہے یوم موعود سے قیامت کا دن مراد ہے۔ جس طرح قیامت کا یوم موعود نہایت سخت اور ہولناک ہوگا۔ اسی طرح اس دن میں مجرموں پر اللہ تعالیٰ کی گرفت بھی سخت ہوگی وشاھد ومشھود یہ ثبوت قیامت پر تیسرا شاہد ہے۔ شاہد سے وہ کفار مراد ہیں جو دنیا میں مسلمانوں کو ایذائیں دیتے اور ایذا رسانی کے وقت ان کے پاس حاضر ہوتے۔ مشہود سے وہ مسلمان مراد ہیں جن کو ایذاء دی جاتی تھی یہ شاہد ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کافروں کو سخت سزا دے گا۔ اس دن مسلمان کفار کے عذاب کے شاہد ہوں گے اور وہ مشہود ہوں گے۔

کہ قتل۔ یہ تیسرے شاہد سے متعلق ہے۔ قتل ای لعن۔ الاخدود خندق النار اس سے بدل الاشتمال ہے الوقود ایندھن، اصحاب الاخدود سے وہ مشرک بادشاہ اور اس کے حواری مراد ہیں۔ جو اہل توحید کو خندقوں میں جلاتے تھے کہتے ہیں ایک بادشاہ تھا جو ایک صنم کی عبادت کرتا اور لوگوں کو بھی اس کی عبادت پر مجبور کرتا تھا۔ اس نے بڑی بڑی خندقیں کھود کر ان میں کافی ایندھن ڈلوا کر آگ بھڑکائی جو شخص بت کی پوجا سے انکار کرتا اُسے اس آگ میں ڈالا جاتا۔ اسی اثناء میں ایک عورت کو پکڑ کر لائے جس کی گود میں بچہ تھا اس عورت سے انہوں نے کہا اگر تو بت کی عبادت نہیں کرے گی تو تیرا بچہ آگ میں ڈال دیا جائیگا مگر اس عورت نے ان کی دھمکی سے کوئی اثر نہ لیا اور شرک پر رضامند نہ ہوئی۔ آخر اُن ظالموں نے اس کا بچہ چھین کر آگ میں پھینک دیا۔ قریب تھا کہ عورت کے دل میں کمزوری آجائے بچے نے آگ کے اندر سے آواز

بلند کی ہے
اندر آ مادر، کہ من اینجا خوشم گرچہ در ظاہر میان آتشم
کہ مجھے کھٹکے آگ میں کود جا میں اگرچہ بظاہر آگ میں ہوں لیکن میرے لئے آگ باغ و بہار بن چکی ہے چنانچہ اس عورت نے بھی آگ میں چھلانگ لگا دی اذ هم علیها قعود جب وہ مشرک خندقوں پر بیٹھے تھے اور مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ کر رہے تھے اس کو آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝٧ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا
مسلمانوں کے ساتھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور ان سے ف بدلا نہ لیتے تھے مگر اسی بات کا کہ وہ یقین لائے
بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
اللہ پر جو زبردست ہے تعریفوں والا جس کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝٩ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ
اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز ف تحقیق جو ف دین سے بچلائے ایمان والے مردوں کو
وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ
اور عورتوں کو پھر توبہ نہ کی تو ان کیلئے عذاب ہے دوزخ کا اور ان کیلئے عذاب ہے
الْحَرِيْقِ ۝١٠ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ
آگ لگنے کا بے شک جو لوگ ف یقین لائے اور کیں انہوں نے بھلائیاں ان کیلئے باغ ہیں
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝١١ اِنَّ
جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں یہ ہے بڑی مراد ملنی ف بیشک ف
بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝١٢ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝١٣ وَهُوَ
پکڑ رب کی پکڑ سخت ہے بیشک ف وہی کرتا ہے پہلی مرتبہ اور دوسری ف اور وہی ہے
الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝١٤ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝١٥ فَعَّالٌ لِّمَا
بخشنے والا محبت کرنے والا مالک عرش کا بڑی شان والا کر ڈالنے والا جو
يُرِيْدُ ۝١٦ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝١٧ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝١٨
چاہے کیا پہنچی ف تجھ کو بات ان لشکروں کی فرعون اور ثمود کے
بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝١٩ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ
کوئی نہیں ف بلکہ منکر جھٹلاتے ہیں اور اللہ نے ان کو ہر طرف سے
مُّحِيْطٌ ۝٢٠ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝٢١ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝٢٢ ع
گھیر رکھا ہے کوئی نہیں ف یہ قرآن ہے بڑی شان کا لکھا ہوا لوح محفوظ میں

۱ بیان توحید علی سبیل الترقی ۱۲۔ ۲ تخویف اخروی ۱۲۔
۳ بشارت اخرویہ ۱۲۔
۴ متعلق بشارت دوم ۱۲۔
۵ متعلق بشارت اول ۱۲۔
۶ متعلق بشارت اول نمبر ۱۲۔

ف۵ وما نقموا۔ ان مسلمانوں پر ان کو غیظ و غضب کی وجہ صرف یہ تھی کہ وہ شرک کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لا چکے تھے وہ اللہ جو سب پر غالب ہے ہر خوبی کا مالک اور حمد و ثنا کا مستحق ہے الذی له ملک السمٰوٰت یہ توحید کا بیان ہے علی سبیل الترقی وہ ساری کائنات کا بادشاہ ہے، سارے جہان میں اسی کا تصرف و اختیار نافذ ہے وہ عالم الغیب اور حاضر و ناظر ہے اس لئے حاجات و مشکلات میں مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارو اور اس کے سوا کسی اور کو مت پکارو۔

ف۶ ان الذین فتنوا۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ جن کفار و مشرکین نے مومن مردوں اور عورتوں کو محض توحید کی وجہ سے مختلف قسم کی تکلیفوں اور ایذاؤں میں مبتلا کیا اور پھر اس کے بعد توبہ نہیں کی اور ایمان نہیں لائے ان کے لئے جہنم کا اور سخت ترین عذاب آگ کا ہے فلهم عذاب جهنم بسبب کفرهم ولهم عذاب الحریق بسبب فتنتهم المؤمنین والمؤمنات (روح ج ٣٠ ص ٩١)

ف۷ ان الذین اٰمنوا۔ یہ بشارت اخرویہ ہے جو لوگ ایمان لائے نیک کام کئے اور اپنے دین کی خاطر ایذائیں برداشت کیں ان کے لئے نعمتوں کے باغ ہیں جن میں تمام انواع مشروبات کی نہریں جاری ہونگی دوزخ سے بچ جانا اور ایسی نعمتوں کے باغوں میں داخل ہوجانا بہت بڑی کامیابی ہے

موضح قرآن ف ایک بادشاہ کا لے پالک بیٹا تھا بادشاہ اس کو ساحر پاس بھیجا کرتا کہ سحر سیکھے وہ بیٹھا کرتا ایک راہب پاس انجیل سیکھنے کو اللہ تعالیٰ نے اسکو کمال دیا کہ شیر اور سانپ اس کا کہا مانتے اور کوڑھی اندھے اس کے چھوئے سے چنگے ہوتے پھر اس کے سبب بہت خلقت اللہ پر اور عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی بادشاہ بت پرست تھا یہ بات سن کر اس نے اس لے پالک کو مار ڈالا اور پھر شہر کے ہر محلے کے آگے کھائی کھدوالی اسے آگ سے بھر دی ہر محلوں میں سے مرد اور عورتیں پکڑ منگاتا جو بت کو سجدہ نہ کرتا اس کو آگ میں ڈالتا ہزاروں آدمی شہید کئے جب اللہ کا غضب نازل ہوا وہی آگ پھیل پڑی بادشاہ اور امیروں کے گھر پھونک دیئے۔ ف۲ یعنی دنیا کا عذاب اور آخرت کا۔

فتح الرحمٰن ف۱ مترجم گوید بادشاہی جباری رعیت خود را تکلیف کفر کرد چوں کافر نشدند خندقہا را بآتش پر کرد وایشاں را بآتش افگند۔ خدا تعالیٰ آں آتش را بر بادشاہ و ہمنشینان او مسلط ساخت تا از خندق پریدہ ہمہ را پاک بسوخت واللہ اعلم ۱۲۔

جو قیامت کے دن مؤمنوں کے لئے مخصوص ہو گی۔

۸؎ ان بطش یہ دوسرے شاہد سے متعلق ہے۔ آخرت میں مؤمنوں کو جنت میں داخل کیا جائیگا اور کافروں کو دوزخ میں۔ جس طرح قیامت کا وعدہ نہایت سخت ہے اسی طرح کافروں پر اللہ تعالیٰ کی گرفت بھی نہایت سخت ہو گی وہ دنیا میں کفر وشرک بھی کرتے رہے۔ قیامت کے دن اس کا ان سے انتقام لیا جائے گا۔

۹؎ انہ ھو۔ یہ بھی دوسرے شاہد سے متعلق ہے اللہ تعالیٰ ہی پہلی بار سب کو پیدا کرنے والا ہے اور وہی سب کو دوبارہ پیدا کریگا وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا، فرنبرداروں سے محبت کرنے والا عرش عظیم کا مالک، بڑی شان والا ہے وہ ان تمام خوبیوں کا مالک ہے لیکن فعال لما یرید بھی ہے وہ جو ارادہ فرمالے اس کو پورا کرنے والا بھی ہے۔ اس میں تخویف اخروی کی طرف اشارہ ہے۔

۱۰؎ ھل اتٰک یہ پہلے شاہد سے متعلق ہے جس طرح آسمان سب کو محیط ہے اور وہ اس سے کہیں بھاگ نہیں سکتے اسی طرح اللہ تعالیٰ ان سب کو محیط ہے وہ اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتے۔ فرعون وثمود الجنود سے بدل ہے کیا تمہیں فرعون اور ثمود کا قصہ معلوم نہیں کہ کس طرح انہوں نے عناد وسرکشی سے ہمارے پیغمبروں کی تکذیب کی اور مومنوں کو گوناگوں ایذاؤں میں مبتلا کیا۔ استفہام تقریری ہے یعنی ان تمام باتوں کا علم ہے۔

۱۱؎ بل الذین۔ یہ بھی پہلے شاہد سے متعلق ہے۔ اس قدر بیان وتذکیر کے بعد اب کوئی شبہ تو باقی نہیں رہا۔ مگر وہ پھر بھی تکذیب کرتے ہیں بلکہ تکذیب میں منہمک ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا اور آخرت میں اس کی سزا دے گا وہ ان کو احاطہ کئے ہوئے ہے اس لئے وہ اس سے بھاگ نہیں سکتے۔ جس طرح آسمان سب کو محیط ہے۔ یٰمعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السمٰوٰت والارض فانفذوا۔ الآیۃ (الرحمٰن)

۱۲؎ بل ھو قراٰن یہ بل الذین کفروا فی تکذیب سے متعلق ہے کافر اس قرآن کو جھٹلاتے ہیں، نہیں بلکہ یہ عالیشان کتاب ہے جو ان کی دسترس سے بالا ہے۔ ان کے عناد وتعنت کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر جباریت لگا دی گئی ہے۔ تائید: بل زین لھم سوء عملھم وصدوا عن السبیل (   ) فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ یہ قرآن ایسی لوح میں ثبت ہے جو شیاطین کی دسترس سے محفوظ ہے۔ اور اس میں کسی قسم کا تغیر وتبدل نہیں ہو سکتا۔ امام نافع کی قراءت میں محفوظٌ مرفوع ہے اور قرآن کی صفت ہے یعنی قرآن ہر قسم کے ردّ وبدل سے محفوظ ہے یا کافروں سے محفوظ ہے یعنی وہ اسے سمجھ نہیں سکتے۔ قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

سورۃ البروج میں آیت توحید

۱۔ الذی لہ ملک السمٰوٰت والارض۔ الآیۃ۔ نفی شرک فی التصرف۔

سُورۃ الطارق

ربط سورۃ البروج میں ثبوت قیامت پر شواہد کا ذکر تھا نیز تخویف دنیوی و اخروی و بشارت اخرویہ کا بیان تھا اب سورۃ الطارق میں فرمایا فمهل الکٰفرین امهلهم رویدا۔ ایسے شواہد اور واضح بیانات کے باوجود وہ نہیں مانتے بلکہ جھٹلاتے ہی ہیں تو ان کو ذرا مزید مہلت دیدو اگر پھر بھی نہیں مانیں گے تو انھیں پکڑ لیا جائیگا۔

خلاصہ

والسماء والطارق ــــ تا ــــ ان کل نفس لما علیها حافظ ٥ یہ تخویف ہے تم سب پر نگران فرشتے مقرر ہیں جو تمہارے اعمال کو لکھ رہے ہیں۔ اس لئے ہر عمل کی پوری پوری جزا ملے گی۔

فلینظر الانسان مم خلق ــــ تا ــــ فماله من قوۃ ولا ناصر ٥ حشر ونشر پر دلیل عقلی بطور نمونہ۔ اللہ تعالیٰ جو قطرۂ آب سے انسان کو پیدا کر سکتا ہے وہ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

والسماء ذات الرجع ــــ تا ــــ وما هو بالهزل ٥ یہ حشر ونشر پر دوسری دلیل عقلی ہے بطور نمونہ۔ جس طرح اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسا لیتا ہے اور زمین سے نباتات اگا لیتا ہے۔ اسی طرح وہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ انهم یکیدون کیدا ٥ واکید کیدا ٥ شکوی بر کفار فمهل الکٰفرین امهلهم رویدا ٥ تخویف۔

۲ـہ والسماء۔ یہ تخویف اخروی پر شاہد ہے۔ یعنی آسمان پر رات کو چمکنے والا ستارہ شاہد ہے کہ جس طرح وہ ستارہ روشن اور قائم رہتا ہے اسی طرح تم میں سے ہر ایک پر فرشتے نگران مقرر ہیں جو اس کے تمام اعمال خیر و شر کو لکھتے رہتے ہیں۔ ان کل نفس الخ جواب قسم ہے۔ هو من یحفظ عملها من الملائکة علیهم السلام ویحصی علیها ما تکسب من خیر او شر الخ (روح ج ۳۰ ص ۹۶) النجم الثاقب (چمکتا ستارہ سے روشن ستارہ مراد ہے جو نمایاں طور پر دوسرے ستاروں کی نسبت زیادہ روشن ہو یا مراد ثریا ہو یا زحل (مظہری)

۳ـہ فلینظر الانسان۔ یہ حشر ونشر کے لئے پہلا عقلی نمونہ ہے انسان اس پر غور کرے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس کو کودنے والے پانی (نطفہ) سے پیدا کیا ہے جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان میں سے نکلتا ہے (کبیر)

۴ـہ انه علی رجعه۔ جس طرح اللہ تعالیٰ ابتداً انسان کو نطفہ سے پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے اسی طرح وہ اس کو دوبارہ زندہ کرنے اور موت سے حیات کی طرف لوٹانے پر بھی قادر ہے یوم تبلی السرائر ظرف رجعه کی متعلق ہے۔ (کشاف) بعض نے کہا ہے اس کا متعلق یرجعه محذوف ہے جس پر رجعه دلالت کرتا ہے تبلی تکشف (مدارک) انسان کی دوبارہ حیات اس دن ہوگی جس میں تمام چھپے بھید بھی ظاہر کر دیے جائیں گے اس دن انسان کے پاس کوئی قوت نہیں ہوگی جس سے وہ اپنی جان کی حفاظت نہ کر سکے اور نہ کوئی اس کا مددگار ہی ہوگا جو اُسے اللہ کے عذاب سے بچا لے۔

۵ـہ والسماء ذات الرجع۔ یہ حشر ونشر پر دوسرا عقلی شاہد ہے۔ ذات الرجع بارش والا۔ کیونکہ بارش آسمان کی طرف سے برستی ہے۔ ذات الصدع نباتات والی۔ کیونکہ زمین کے شق ہونے سے نباتات اگتی ہے۔ جواب قسم محذوف ہے ای کذلك تخرجون یعنی جس طرح ہم آسمان سے بارش برساتے ہیں اور زمین سے نباتات اگاتے ہیں اسی طرح قیامت کے دن تمہیں بھی پیدا کر کے زمین سے نکال لیں گے۔ قاله الشیخ رحمه اللہ تعالیٰ۔

ف۶ انه لقول۔ انہ کی ضمیر کلام مذکور کی طرف راجع ہے جس میں بعث بعد الموت اور جزاء و سزا کا ذکر ہے یعنی یہ دعوی کہ تم سب دوبارہ اٹھائے جاؤ گے اور اپنے نیک و بد اعمال کی جزاء و سزا پاؤ گے حتمی اور فیصلہ کن بات ہے یہ ہزل اور یاوہ گوئی نہیں واقول ویجوز ان یعود الضمیر فی انہ علی الکلام الذی اخبر فیہ ببعث الانسان یوم القیامۃ وابتلاء سرائرہ ای ان ذلک القول قول جزم مطابق للواقع لاھزل فیہ (بحرج ۸ ص ۴۵۶) یا یہ ضمیر قرآن سے کنایہ ہے جس میں مسئلہ توحید، حشر و نشر اور جزاء و سزا کا ذکر ہے۔ (روح) **ف۷** انھم یکیدون

سُورَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعٌ وَاحِدٌ
سورۂ طارق لہ مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی سترہ آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ۝١ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ۝٢
قسم ہے ٹ آسمان کی اور اندھیرے میں آنیوالے کی اور تونے کیا سمجھا کیا ہے اندھیرے میں آنے والا

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝٣ إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝٤
وہ تارا چمکتا ہوا ف کوئی جی نہیں جس پر نہیں ایک نگہبان ف

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝٥ خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ ۝٦
اب ٹ دیکھ لے آدمی کہ کاہے سے بنا ہے بنا ہے ایک اچھلتے ہوئے پانی سے

يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۝٧ إِنَّهُ عَلَىٰ
جو نکلتا ہے پیٹھ کے بیچ سے اور چھاتی کے بیچ سے ف۳ بیشک وہ ٹ اسکو

رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ۝٨ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ۝٩ فَمَا لَهُ مِنْ
پھیر لا سکتا ہے ف۴ جس دن جانچے جائیں بھید تو کچھ نہ ہوگا

قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ۝١٠ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝١١ وَالْأَرْضِ
اسکو زور اور نہ کوئی مددگار ف قسم ہے ف۵ آسمان چکر مارنے والے کی اور زمین

ذَاتِ الصَّدْعِ ۝١٢ إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝١٣ وَمَا هُوَ
پھوٹ نکلنے والی کی ف ف بے شک ٹ یہ بات ہے دو ٹوک اور نہیں یہ

بِالْهَزْلِ ۝١٤ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ۝١٥ وَأَكِيدُ كَيْدًا ۝١٦
بات ہنسی کی البتہ وہ ٹ لگے ہوئے ہیں ایک داؤ کرنے میں ف۲ اور میں لگا ہوا ہوں ایک داؤ کرنے میں

فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝١٧
سو ڈھیل دے منکروں کو ڈھیل دے انکو تھوڑے دنوں

ع ۱ / ۱۱

استدراج ۱۲

حشر و نشر پر عقلی دلیل ۱۲

حشر و نشر پر دوسری عقلی دلیل ۱۲

تخویف ۱۲

پر شکوی ہے اور ان حیلے، تمام سورتوں سے متعلق ہے۔ کفار و مشرکین حشر و نشر اور جزاء و سزا کے انکار و ابطال کے لئے کئی حیلے بہانے اور تدبیریں سوچتے رہتے ہیں مگر ہم اپنی لطیف تدبیروں سے اور کافی بیانات اور شافی جوابات سے ان کے ہر حیلے کو باطل کر دیتے ہیں۔ یا اللہ کی تدبیر کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان کو بطور استدراج مہلت دیے رہے ہیں اور وہ اس حقیقت کو نہیں جانتے کہ یہ مہلت ان کے لئے باعث عذاب ہے **ف۸** فمھل الکفرین یہ تخویف ہے ایسے شواہد و بیانات کے باوجود وہ نہیں مانتے۔ وہ ضدی اور معاند ہیں، ان سے ایمان کی توقع نہ رکھئے، نہ ان سے انتقام لینے میں عجلت سے کام لیجئے بلکہ ان کو مہلت دیجئے وقت آنے پر ہم خود ان سے انتقام لے لیں گے۔ چنانچہ دنیا میں میدان بدر کے معرکہ میں ان سے انتقام لیا گیا اور آخرت کا عذاب اس سے کہیں زیادہ دردناک اور ہولناک ہوگا۔ قال ابن عباس ھذا وعید من اللہ عز وجل قد اخذھم اللہ یوم بدر (مظہری ج ۱۰ ص ۲۴۲)

موضح قرآن ف اس سورت کے نازل ہونے کا سبب ایک رات ابوطالب حضرت کے چچا ملاقات کو تشریف لائے کھانا کھاتے تھے کہ ایک تارا آسمان سے ٹوٹ کر زمین کے قریب پہنچا اتنی روشنی بھر گئی کہ ابوطالب کی آنکھ چندھلا گئی گھبرا کر کھانے پر سے ہاتھ کھینچ لیا اٹھ کھڑے ہوئے کہا یہ کیا ہے حضرت نے فرمایا یہ ایک تارا ہے جو تارے آسمان میں لگے ہیں ان کی چمک سے پیدا ہوتا ہے آسمان کی حفاظت کے واسطے شیطانوں سے فرشتے اس کو پھینک مارتے ہیں یہ بھی اللہ کی قدرت پر ایک دلیل ہے ابوطالب متعجب ہو کر بیٹھے تھے کہ حضرت جبرئیل یہ سورت لائے۔ یہ فائدہ تفسیر فتح العزیز سے لکھا ف۲ کہتے ہیں مرد کی منی آتی ہے پیٹھ سے اور عورت کی چھاتی سے ف۳ یعنی دنیا میں پھیر لا دے گا مرنے کے بعد ف۴ یعنی اس میں سے پھوٹ نکلتی ہے کھیتی اور درخت

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی تا دانہ بیرون آید ۱۲۔ ف۲ و این وعدہ روز بدر متحقق شد ۱۲۔

سُورۃ الاَعلیٰ

ربط مشرکین کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف دو نہایت اہم مسئلوں میں تھا اوّل مسئلہ توحید میں، دوم حشر ونشر اور جزاء وسزا میں سورۃ الطارق تک مسئلہ قیامت کا بیان تھا۔ اب سورۃ اعلےٰ سے لے کر آخر تک مسئلہ توحید کا بیان ہوگا۔ مسئلہ توحید سے مشرکین کی اعراض کی بڑی وجہ دنیوی عیش وعشرت میں انہماک ہے اس لئے مسئلہ توحید کے ساتھ ساتھ تزہید فی الدنیا کا مضمون بھی کہیں کہیں مذکور ہوگا۔ بعض سورتوں میں دونوں مضمون مذکور ہوں گے، بعض میں صرف ایک اور بعض میں صرف تخویف کا ذکر ہوگا۔ درمیان میں دو سُورتوں یعنی والضحیٰ اور الانشراح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے لئے تسلّی کا مضمون مذکور ہوگا۔

خلاصہ

سورۃ الاعلیٰ چونکہ اس حصّہ کا مبداً ہے اس لئے اس میں توحید اور تزہید فی الدنیا، دونوں مضمون مذکور ہیں۔ سبح اسم ربك الاعلیٰ دعوائے توحید کے دونوں حصّوں کا نتیجہ اور ثمرہ۔ جب کارساز بھی وہی ہے اور عالم الغیب بھی تو اس کو ان صفتوں میں شریکوں سے پاک سمجھو الذی خلق فسوی ــــ تا ــــ فجعله غثاء احوی ۰ دعویٰ توحید کے جزو اوّل پر دلائل وشواہد۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ سنقرئك فلا تنسی۔ دعویٰ اولیٰ کے ابلاغ و بیان پر انعام۔ انه یعلم الجهر وما یخفی دوسرا دعویٰ۔ اللہ تعالےٰ ہی عالم الغیب ہے اور کوئی عالم الغیب نہیں۔ ونیسرك للیسری دوسرے دعویٰ کی تبلیغ پر انعام فذکر ان نفعت الذکری دونوں دعووں کے بعد تسلّی برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ الذی یصلی النار الکبریٰ۔ الآیتین تخویف اخروی۔ قد افلح من تزکی الآیتین بشارت اخرویہ۔ بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا۔ الآیتین۔ تزہید فی الدنیا کا مضمون ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ تا آخر۔ توحید اور تزہید فی الدنیا پر دلیل نقلی۔

۲ سبح اسم۔ یہ دعوائے توحید کے دونوں حصّوں کا نتیجہ اور ثمرہ ہے جب آئندہ بیان سے ثابت ہوگیا کہ کارساز، متصرف ومختار اور عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں تو اس کو شریکوں سے پاک سمجھو اور اس کی دعا ر پکار میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔ اقتدار اعلیٰ کے مالک اپنے پروردگار کی ہر عیب اور شرک سے قولاً وعملاً تنزیہ وتقدیس کرو۔

۳ الذی خلق۔ دعویٰ توحید کے پہلے جزو کا بیان یعنی اللہ تعالیٰ ہی کارساز اور متصرف ومختار ہے۔ اسی نے سب کو پیدا کیا اور درست اندام بنایا، اعضاء بدن کو متناسب اور خوبصورت بنایا۔ خلق کل شئ فسوی خلقه تسویة ولم یأت به متفاوتا غیر ملتئم ولکن علی احکام واتساق (مدارک)

والذی قدر فھدی پیدا کرنے کے بعد سب کی روزی کا اندازہ بھی اسی نے مقرر کیا اور پھر ہر ایک کو روزی حاصل کرنے کی راہ بھی دکھائی والذی اخرج المرعی اسی نے مویشیوں کے لئے چارہ پیدا کیا۔ پھر اسے خشک اور چورا چورا کر دیا۔ چارہ خشک ہونے کے بعد چورہ بن جاتا ہے یہ تمام صفاتِ کمال اس کی دلیل ہیں کہ کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

۴ سنقرئك۔ یہ پہلے دعوے پر انعام ہے جب آپ پہلا دعویٰ توحید بیان کریں گے کہ کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں، تو ہم آپ کو قرآن انعام میں دیں گے آپ کو قرآن پڑھا دیں گے اور آپ کو اس طرح یاد کرا دیں گے کہ پھر آپ اس کو بھولیں گے نہیں۔ الا ماشاء اللہ البتہ جن آیتوں کی تلاوت کو منسوخ کرنا منظور ہوگا وہ ہم آپ کو بھلا دیں گے۔

ف۵ انہ یعلم۔ یہ دعویٰ توحید کا دوسرا حصہ ہے یعنی عالم الغیب اور سب کچھ جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔ ونیسرک للیسریٰ
یہ دوسرے دعوے پر انعام ہے یعنی جب دوسرا دعویٰ بیان کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے لئے جنت
کی راہ آسان فرمائے گا۔ جس طرح پہلا دعوٰے دوسرے دعوٰے کے لئے بمنزلہ سبب ہے یعنی جو سب کچھ کرنے والا اور متصرف و کارساز ہو وہی
عالم الغیب ہوتا ہے اُسی کو پکارنا چاہیئے۔ اسی طرح پہلا انعام بھی دوسرے انعام کے لئے بمنزلہ سبب ہے۔ کیونکہ قرآن کی ہدایت دخولِ جنت
کا موجب ہے۔

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

سورۂ اعلیٰ ۱ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی انیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝١ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝٢ وَ
پاکی بیان کر ۲ اپنے رب کے نام کی جو سب سے اوپر ف جس نے بنایا پھر ٹھیک کیا اور

الَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝٣ وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝٤
جس نے ٹھہرا دیا پھر راہ بتلائی ف۲ ف۳ اور جس نے نکالا چارا

فَجَعَلَهٗ غُثَاۗءً اَحْوٰى ۝٥ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝٦ اِلَّا مَا
پھر کر ڈالا اسکو کوڑا سیاہ ف۴ البتہ ہم پڑھائینگے ۳ تجھکو پھر تو نہ بھولیگا ف۵ مگر جو

شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝٧ وَنُيَسِّرُكَ
چاہے اللہ وہ ۴ جانتا ہے پکارنے کو اور جو چھپا ہوا ہے ف۶ ف۷ اور سہج سہج ہم پہنچا دینگے

لِلْيُسْرٰى ۝٨ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝٩ سَيَذَّكَّرُ
ہم تجھکو آسانی تک ف۸ سو تو ۵ سمجھا دے اگر فائدہ کرے سمجھانا سمجھ جائے گا ۶

مَنْ يَّخْشٰى ۝١٠ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝١١ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ
جس کو ڈر ہو گا اور یکسو رہے گا اس سے بڑا بدقسمت وہ جو داخل ہو گا بڑی آگ

الْكُبْرٰى ۝١٢ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝١٣ قَدْ اَفْلَحَ
میں پھر نہ مرے گا اس میں اور نہ جئے گا ف۹ بیشک ۷ بھلا ہوا

مَنْ تَزَكّٰى ۝١٤ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝١٥ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ
اسکا جو سنورا اور لیا اس نے نام اپنے رب کا پھر نماز پڑھی کوئی نہیں ۸ تم بڑھاتے ہو

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝١٦ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝١٧ اِنَّ
دنیا کے جینے کو اور پچھلا گھر بہتر ہے اور باقی رہنے والا یہ ۹

ف۶ فذکر۔ دعوائے توحید کے دونوں حصّوں کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلّی ہے آپ کو مسئلہ توحید کی بدولت مذکورہ بالا دونوں انعام عطا کئے گئے لہٰذا جہاں پند و نصیحت اور وعظ و تبلیغ کے سود مند ہونے کی توقع ہو وہاں دعویٰ توحید کی تبلیغ کریں۔
ان نفعت الذکری سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ تبلیغ کے نافع ہونے کا پہلے علم ہو تب تبلیغ کرنی چاہیئے ورنہ نہیں حالانکہ یہ ضروری نہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ نصیحت کے نافع ہونے

موضح قرآن ف۱ سورۃ الاعلیٰ کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے جب بڑی بڑی سورتیں جس میں بے حد و حساب علم بھرے تھے حضرت جبریل علیہ السلام کے واسطے سے اترنے لگیں جناب پیغمبر علیہ السلام کے خیال میں گذرا کہ میں محض ان پڑھا ہوں ان لفظوں کو اور ان کے معنوں کو بدوں لکھے کیونکر یاد رکھوں گا ایسا نہ ہو کہ کچھ بھول جاؤں اور رسالت میں نقص واقع ہو۔ اللہ صاحب نے ان کی تسلی خاطر کے واسطے یہ سورت بھیجی خوش خبری دی کہ تو بھولنے کا اندیشہ نہ کر تیرا خاوند[1] آپ تیری اُستادی کرے گا، تفسیر فتح العزیز سے لکھا۔ ف۲ یعنی اوّل تقدیر لکھی پھر اسی کے موافق دنیا میں لایا۔ ف۳ یعنی خشک اور سیاہ ف۴ یعنی تو زبان سے نہ پڑھنے لگ۔ ف۵ مگر جو چاہے اللہ یعنی نسخ کیا چاہے ایسی صورت سے کہ بھلا دے ف۶ پکارا اور چھپا یعنی جو کمال اور خلق تجھ میں ظاہر ہے اور جو کچھ تیری استعداد میں چھپا ہے کہ وہ اب ظاہر ہو گا۔ فتح العزیز سے لکھا۔ ف۷ یعنی وحی کا یاد رکھنا آسان ہو جاوے گا۔ ف۸ نہ جیویگا کیونکہ اس کی روح کو آرام نہیں ہمیشہ رنج عذاب میں گرفتار ہے یہانتک کہ موت کی آرزو کرے گا اور موت نہیں آتی ایسی زندگی حقیقت میں زندگی نہیں ہے، یہ فائدہ فتح العزیز سے لکھا۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی جمیع مخلوقات را اندازہ کرد بحسب آن اندازہ در مخلوقات تصرف فرمود تا ہماں صورت بر روی کار آمد پس این تصرف را بہدایت تعبیر فرمود ۱۲۔ ف۲ مترجم گوید فراموش گردانیدن آیت از خاطر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوعی از نسخ است واللہ اعلم ۱۲۔ [1] خاوند فارسی کا لفظ ہے اور خداوند سے مخفف ہے اب یہ لفظ شوہر کے لئے بولا جاتا ہے اور یہی مشہور ہو گیا اس لیے اشتباہ بچنے کے لیے خاوند لفظ کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر نہ کیا واللہ اعلم بالصواب۔

کا علم ضروری نہیں، بلکہ جہاں نفع کی توقع یا وہم بھی ہو وہاں بھی تبلیغ کرنی چاہیئے البتہ جہاں بالکل مایوسی ہو اور نصیحت کے سودمند ہونے کا وہم بھی نہ ہو یعنی جن لوگوں میں ذرہ بھر انابت نہ پائی جائے۔ وہاں نصیحت نہ کی جائے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ فاعرض عن من تولی عن ذکرنا (النجم ع ۲) التذکیر والامر بالمعروف والنھی عن المنکر انما یجب اذا ظن نفعه ولذلك امر بالاعراض عمن تولی (مظہری ج ۱۰ ص ۲۴۵) اس کے بعد ان دونوں فریقوں کا ذکر ہے جن کے لئے نصیحت و تبلیغ مفید ہو گی اور جن کے لئے مفید نہ ہو گی۔

۷ سیذکر۔ اس میں پہلے فریق کا ذکر ہے۔ پند و نصیحت اور وعظ و ارشاد سے صرف وہی فائدہ اٹھائیں گے جن کے دلوں میں خدا کا خوف اور اللہ کی طرف انابت و رجوع کا جذبہ موجود ہو۔

ویتجنبھا الاشقی۔ یہ دوسرے فریق کا بیان ہے اور ساتھ اس فریق کے لئے تخویف اخروی ہے۔ وہ بدبخت کفار و مشرکین جو انکار و عناد پر اصرار کرتے ہیں، پند و نصیحت کو قبول کرنے سے اجتناب کریں گے۔ ان کی سزا یہ ہو گی کہ وہ سب سے بڑی آگ میں داخل ہوں گے۔ مراد دوزخ کا سب سے نچلا طبقہ ہے ای الطبقة السفلی من اطباق النار کما قال الفراء (روح ج ۳۰ ص ۱۰۸) ایسے بدبخت جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لئے سزا پاتے رہیں گے ان کو وہاں نہ موت ہی آئے گی کہ عذاب سے راحت پالیں اور نہ وہاں ان کی کوئی زندگی ہی ہو گی کہ جس میں آرام و چین کا سانس لے سکیں۔ بس مسلسل اور لگاتار اس عذاب میں گرفتار رہیں گے۔

۸ قد افلح۔ یہ پند و نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے بشارت اخرویہ ہے۔ آخرت میں کامیاب وہی ہو گا جو شرک سے پاک رہا اور جس نے مصائب و حاجات میں صرف اللہ ہی کو پکارا۔ اور نماز کی پابندی کی۔ من تزکی ای تطھر من الشرک بتذکرہ و اتعاظه بالذکری (روح) وذکر اسم ربه مصائب و حاجات میں صرف اللہ کو پکارا اور اسی کے نام کا ورد کیا (الشیخ رحمہ اللہ تعالی)۔

۹ بل تؤثرون۔ توحید کے بعد مضمون تزہید فی الدنیا کا ذکر۔ تمہیں چاہیئے تھا (اے اہل مکہ) کہ تم پند و نصیحت کو قبول کر لیتے اور توحید کو مان لیتے مگر تم نہیں مانتے بلکہ آخرت پر دنیا کو ترجیح دیتے ہو اور ایمان و عمل سے آخرت کی تیاری کرنے کے بجائے داد عیش دینے اور مال و زر جمع کرنے میں منہمک ہو حالانکہ آخرت دنیا کے مقابلے میں ہر لحاظ سے بہتر اور باقی رہنے والی چیز ہے۔ دنیا اور دنیا کی ہر چیز زوال پذیر اور فانی ہے مگر آخرت کا دار ازلی اور وہاں کی ہر نعمت لازوال اور غیر فانی ہے۔

۱۰ ان ھذا۔ یہ دونوں دعووں پر دلیل نقلی ہے۔ مسئلہ توحید جس طرح اس سورت میں مذکور ہے اور دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کے دوام و بقاء کا مضمون اسی طرح یہ دونوں مضمون پہلے آسمانی صحیفوں یعنی ابراہیم اور موسے علیہما الصلوٰۃ والسلام کے صحیفوں میں بھی مذکور تھے۔ صحف ابرٰھیم و موسی، الصحف الاولی سے بدل ہے۔

سورۃ الاعلیٰ میں آیات توحید

۱۔ سبح اسم ربك الاعلی ــــ تا ــــ فجعله غثاء احوی۔ نفی شرک فی التصرف۔

۲۔ انه یعلم الجھر وما یخفی۔ نفی شرک فی العلم۔